بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 47
شمارہ 22

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈیا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

یکم صفر 1419 ہجری 28 ہجرت 1377 ہش 28 مئی 98ء

اخبار احمدیہ

حضور انور جرمنی میں

لنڈن (ایم ٹی اے) ۲۴؍ مئی سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں جرمنی کے دورہ پر ہیں حضور نے ۱۵؍ تا ۱۷؍ مئی انصار اللہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع میں اور ۲۱ تا ۲۴ مئی خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع میں شمولیت فرمائی۔ تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارہ میں۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سُنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اُس کیلئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے آگے کوئی بات بھی اَن ہونی نہیں اور تمام رُوح اور اُن کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اُس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے اِسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اُسی سے اُسکی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سُنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادّہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اُن امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کیلئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اُس کے سب راہیں بند ہیں۔" (رسالہ الوصیت صفحہ ۹-۱۳)

جماعت احمدیہ بیلجیم کا چھٹا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المومنین کی بابرکت شمولیت خطابات اور مجالس عرفان

بیلجیم میں عالیشان مسجد کی مبارک تحریک

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ بیلجیم کا چھٹا جلسہ سالانہ یکم تا تین مئی بروز جمعہ ہفتہ اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ رہی کہ پہلی مرتبہ بیلجیم کے جلسہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس شرکت فرما کر جماعت احمدیہ بیلجیم کے افراد کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس جلسہ کی حاضری گزشتہ سال کی نسبت دگنی رہی جبکہ ہمسایہ ممالک سے بھی احباب شامل ہوئے۔

جلسہ کا افتتاح حضور انور نے خطبہ جمعہ سے فرمایا جس میں حضور نے آیت قرآنی یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کی ایمان افروز تفسیر فرمائی۔

اختتامی خطاب میں حضور انور نے بیلجیم میں ایک عالی شان مسجد کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔ مردوں کے علاوہ حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں عورتوں سے بھی خطاب فرمایا۔

اس جلسہ کا مرکزی نقطہ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ روح پرور مجالس عرفان تھیں حضور نے فرنچ، فلیمش اور بنگالی بولنے والے افراد سے مجالس عرفان کا انعقاد فرمایا۔ اسی طرح حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کی بھی الگ سے ایک کلاس لی۔ احباب کو ایم ٹی اے کی نشریات بالخصوص خطبات جمعہ سننے کی نصیحت فرمائی۔ احباب جماعت بیلجیم حضور انور کی جلسہ میں شمولیت سے بہت خوش تھے۔ جلسہ میں تمام شعبہ جات نے اپنی اپنی ڈیوٹیوں کو نہایت حسن و خوبی سے سرانجام دیا۔

نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی اور دیگر روح پرور تقاریر بھی اس جلسہ کا حصہ رہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اور خطابات کے خلاصے انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں دیے جائیں گے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان المبارک ۹۸ء میں

حضرت امیر المومنین کا درس القرآن

امسال لنڈن میں رمضان المبارک ۳۱ر دسمبر ۹۷ء سے شروع ہوا۔ حسبِ سابق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لنڈن سے درس القرآن ارشاد فرمایا۔ جو تمام رمضان سوائے جمعۃ المبارک کے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر نشر ہوتا رہا۔ ان دروس کا خلاصہ الفضل انٹر نیشنل کی اشاعت ۱۶ر جنوری ۹۸ء تا ۱۳ر فروری ۹۸ء کے شماروں میں محترمہ امۃ المجید چوہدری کا مرتبہ شائع ہوا ہے۔ الفضل کے شکریہ کے ساتھ ہم انہیں قارئین بدر تک پہنچا رہے ہیں۔ (ادارہ)

بدھ ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۷ء

آج اللہ کے فضل سے برطانیہ میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ تھا۔ جماعت کے معمول کے مطابق اس مبارک مہینے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن میں درس القرآن ارشاد فرمایا۔ آج درس نمبر ۱ M.T.A. پر نشر کیا گیا۔ آج کے درس میں سورہ النساء کی آیت ۴۸ کا درس ہی مکمل ہو سکا۔ حضور انور نے "من قبلِ ان نطمِس وجوھا...." کی تشریح دوسرے علماء کی تفاسیر سے بتائی جو انتہائی عجیب و غریب اور کسی بھی عقل مند انسان کیلئے قابلِ قبول نہیں ہیں۔ حضور انور نے نطمس اور وجوھا کے مختلف معانی ڈکشنری سے بتا کر صحیح تفسیر سے سامعین کو آگاہ فرمایا۔

جمعرات یکم جنوری ۱۹۹۸ء

آج درس القرآن نمبر ۲ ریکارڈ اور براڈ کاسٹ کیا گیا۔ حضور انور نے تمام سامعین اور ناظرین کو سال نو کی مبارک دی اور فرمایا کہ ۱۹۹۷ء مباہلے کا سال ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال میں بہت کچھ ظاہر ہوا اور بہت کچھ انشاء اللہ ہو گا۔

آج کا درس سورۃ النساء کی آیت ۴۹ سے شروع ہوا جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھی کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔ لیکن اس کے علاوہ جو بھی ہو جسے چاہے وہ بخش دے گا۔ حضور انور نے الحکم ۳۰ر جون ۱۹۰۳ء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے شرک کی وضاحت فرمائی ہے یعنی دنیا پرستی اور دنیا کے اسباب کے پیچھے بھاگنا۔ طاقتور لوگوں کی پناہ میں آنے کی خواہش بھی شرک میں داخل ہے۔

توبہ کی حقیقت اور توبۃ النصوح پر حضور انور نے لمبی بحث فرمائی اور فرمایا کہ اگر انسان کی برائیاں چھوٹتی جاتی ہیں تو اس کی توبہ قبول ہو رہی ہے۔ حضور انور نے آیت نمبر ۴۹ کے تعلق میں سورۃ الاحزاب، سورۃ المومنون، سورۃ النحل ۱۲۰ اور سورۃ المائدہ ۱۶، سورۃ الشوریٰ آیت ۲۶ پڑھیں جن میں شرک کے علاوہ معاف کرنے اور بخشنے کا ذکر ہے۔ انِ آیات میں روز روشن کی طرح بخشے جانے والوں کا ذکر کر دیا ہے۔ آیت نمبر ۵۰ میں یزکون انفسھم کے دو معنی ہیں ایک تو وہ لوگ جن کی خوشامد کر کے ان سے فوائد حاصل کرنا چاہیں تو ان کی خوب تعریف کریں اور دوسرے اپنے نفسوں کو پاک ٹھہرائیں حالانکہ اپنے آپ کو مزکی کہنا تقویٰ کے خلاف ہے انبیاء اپنی نیکیوں پر پردے ڈالتے ہیں۔ کسی شخص نے کسی کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے ہلاک کر دیا اور اس کی کمر توڑ دی۔ ایسی باتیں پیر پرستی کی طرف لے جاتی ہیں اور دکھاوے کو بھی نیکی سمجھ لیا جائے گا۔ اس لئے ایسے رجحان سے جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ اپنے ہاں شرک کے بت جگہ جگہ نہ بنا بیٹھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے کی خوشامد سے بچو یہ تو ذبح ہے۔

آیت نمبر ۵۱ کی لمبی تفصیل بیان ہوئی اور الجبت کے معنے حضور نے امام راغب کی تفسیر سے بتائے۔ جبت میں بُت، ساحر اور کاہن مراد ہیں۔ اور رسموں کو چھوڑنے کی تنبیہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ افریقہ میں اس بارے میں بہت بڑا جہاد کرنا چاہئے کیونکہ اگرچہ افریقہ نئی روشنی میں داخل ہو چکا ہے لیکن جادو اور توہم پرستی میں بعض احمدیوں کے متعلق بھی رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ اگر وہ باز نہ آئے تو پھر ان کا خدا اور ایمان سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں غالب کا شعر پڑھا ؎

ہم موحّد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزاء ایماں ہو گئیں

(الفضل انٹر نیشنل ۱۶ر جنوری ۹۸ء)

ہفتہ ۳ر جنوری ۱۹۹۸ء

آج کا رمضان المبارک کا درس قرآن مجید نمبر ۳ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۲ پر ہی جاری رہا۔ کل کے درس میں اسی آیت میں الجبت کی تشریح ہوئی تھی کہ وقت ختم ہو گیا۔ آج طاغوت کے معنی حضور انور نے بتائے کہ یہ جمع اور واحد دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ تمام معبودان باطلہ اور تمام سرکش طاغوت کہلاتے ہیں۔ یہود کا مشرک کافروں کو مسلمان سے زیادہ ہدایت یافتہ کہنا بھی ان کا طاغوت ہونا ثابت کرتا ہے۔

جنگ احزاب میں ایک طاغوت حیی بن اخطب، قبیلہ بنو غطفان جو مسلمانوں کے حلیف تھے ان کے پاس گیا اور انہیں مسلمانوں کے خلاف اکسایا لیکن قبیلہ کے سردار نے کہا کہ ہم نے تو آنحضرت ﷺ میں کوئی عیب نہیں دیکھا اس لئے ہم ان کے خلاف نہیں ہونگے لیکن حیی بن اخطب نے اسے اکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا حالانکہ یہودی تو توحید کے معاملے میں اسلام سے زیادہ قریب تھے مگر وہ توحید کے مقابلے میں مشرکین سے مل گئے۔

حضور انور نے جنگ احزاب سے متعلق پہلے سے دی گئی قرآنی خبر کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن اس وقت اس حالت سے دوچار تھے کہ انہیں یہ پیشگوئی یاد آگئی کہ دشمن چاروں طرف سے ٹوٹ تو پڑے گا لیکن لڑائی کی نوبت نہیں آئے گی۔ اب واقعات کچھ اس طرح پیش آئے کہ نوفل بن عبد اللہ یہودی خندق میں گر کر مر گیا اور ان کے مطالبہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی لاش ان کے حوالے کر دی۔ ادھر حضور انور نے جو صحابہ سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ اور ایک اور کو حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا تھا انہوں نے آکر بنو غطفان کے وعدہ توڑ دینے کی خبر کا ذکر کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے پہلے ہی معلوم ہو چکی تھی اس پر حضور نے نعرہ تکبیر بلند فرمایا اور ساتھ ہی تمام مسلمانوں کے نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔ دشمن نے سمجھا کہ ضرور مسلمانوں کو اچانک کہیں سے کمک پہنچ گئی ہے اور ساتھ ہی طوفان باد و باراں نے ان کے خیموں میں کھلبلی مچا دی اور ان کی آگیں بجھ گئیں جس سے انہوں نے بدشگونی لی اور سواریاں جو بندھی ہوئی تھیں افراتفری میں انہیں کھولنا بھی بھول گئے اور بندھی بندھائی سواریوں کو ہانکنا شروع کیا جو بھلا کیسے بھاگتیں۔ چنانچہ انہیں وہیں چھوڑ چھاڑ پیدل دوڑ پڑے اور بکھر گئے اور بغیر لڑائی کے پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں وہ حالات جو اسلام کے خلاف جانے چاہئے تھے اسلام کے حق میں گئے، یہی معجزہ تھا اگر لوگ اس پر غور نہ کریں تو یہ بے انصافی ہو گی اور اس وجہ سے ان (یہود) پر لعنت ہو گی اور لعنت کی دوسری وجہ یہود کا شرک کو اسلام پر ترجیح دینا تھا۔ اور پھر جب یہود پر بپتا پڑی تو مشرکین نے ان کا ساتھ نہ دیا۔

آخر میں حضور انور نے مولویوں اور معاند مسلمانوں کا پاکستان کی قومی اسمبلی میں رویہ کا ذکر فرمایا اور یہ کہ عرب جنہوں نے عیسائیوں کو مائی باپ کہہ کر احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دیا ان کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو توحید پر شرک کو ترجیح دینے والوں کا ہوتا ہے۔

اتوار ۴ر جنوری ۱۹۹۸ء

آج درس کا آغاز سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۴ سے ہوا جس میں یہود کی مال اور مقدرت کے بڑھ جانے کے ساتھ کنجوسی بھی بڑھ جانے کا ذکر ہے۔ یہود نے جو بھی چالیں جنگ احزاب میں چلیں وہ ملک عطاء ہونے کے بغیر تھیں۔ یہود عام طور پر یہ کرتے تھے کہ ہم بادشاہت اور نبوت کے زیادہ حق دار ہیں اس لئے ہم عربوں کی پیروی کس طرح کریں۔ اس آیت نے ان کے اس عقیدے کی مکمل نفی کر دی ہے۔ اور ان کے نظریئے کو باطل قرار دیا ہے۔ دراصل الملک سے مراد خدا تعالیٰ کی ازلی اور ابدی بادشاہت ہے۔

الحمد وہ ہے جو کامل ہو اور حرف مذمت کبھی بھی اس پر چسپاں نہ ہو سکے۔ اس نظام کائنات کے اٹل ہو کر قائم رہنے میں اس کی کامل حمد شامل ہے۔ بڑے بڑے سائنس دان کائنات میں کوئی نقص ڈھونڈنے کی کوشش میں تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ الملک وہ بھی ہے جو دوسروں کی بادشاہتوں کو مٹاتا چلا جاتا ہے۔ امام راغب نے اس کی تشریح میں (اللهم مالك الملك توتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء....) کا حوالہ دیا ہے آیت نمبر ۵۵ میں یہود کا حسد، ان کی ذلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا اقرار ہے۔ اللہ کا ملک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جلوہ گر ہوا اور یہی یہود کے حسد کا باعث ہوا اور اتنی ذلت سہیڑ لی کہ اپنی فضیلتیں مشرکین کے قدموں میں ڈال دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ علامہ قرطبی نے کہا ہے کہ حاسد مغموم رہتا ہے۔ اگر غم سے مراد وہ آگ ہے جو سینے میں کھولتی ہے تو ٹھیک ہے۔ حسد وہ پہلا گناہ ہے جس کی وجہ سے آسمان پر ابلیس نے آدم سے حسد کیا اور زمین پر ہابیل اور قابیل سے حسد تھا۔ روحانی لحاظ سے سب سے بڑا لعین حاسد ابلیس ہوا اور جسمانی طور پر ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے حسد کیا اور اسے قتل کر دیا۔ حسد اشتعال پیدا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا حسد بہت قبیح ہے۔ اس سے متنبہ کرتا ہوں دیکھا گیا ہے کہ ورثے کی تقسیم میں والدین کی آنکھیں بند ہوتے ہی بھائی بھائی حسد کرنے لگتے ہیں۔ دُعا کریں خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو حسد سے بچائے۔

(باقی)

ارشاد نبوی ﷺ
خَیر الزَّادِ التَّقوے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794، 27-0471

خطبہ جمعہ

جماعت کی تربیت مضبوط کریں اور وہ مضبوط تربیت اپنی ذات میں ایک غیر معمولی کشش کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف کھینچے گی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ر اکتوبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۳ر اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام وینکوور (برٹش کولمبیا، کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آج کا یہ جمعہ بھی ہم برٹش کولمبیا ہی میں پڑھ رہے ہیں اور یہ برٹش کولمبیا میں پڑھا جانے والا دوسرا جمعہ ہے۔ برٹش کولمبیا کی سیر کا بہانہ لطف الرحمٰن صاحب کی ایک دعوت بنی جنہوں نے ہمیں برٹش کولمبیا کے ساتھ واقع امریکن علاقہ جو سب سے زیادہ شمالی علاقہ کہلاتا ہے، اس کے دیکھنے کی دعوت دی۔ اس علاقے کے متعلق میں گزشتہ خطبے میں کچھ بیان کر چکا ہوں۔ خوبصورت بھی ہے اور کئی جگہ خوبصورت نہیں بھی مگر خوبصورتی محدود ہے اور اگرچہ بہت غیر معمولی خوبصورتی بھی دیکھنے میں آئی مگر اس کے محدود ہونے کا احساس بھی ساتھ رہتا ہے۔ اس پہلو سے میں ان کو، ان کے خاندان کو چھیڑتا رہا کہ الاسکا کی وہ بات نہیں جو ناروے کی تھی حالانکہ بعض علاقے واقعی بہت خوبصورت تھے مگر وہ جو کہتے ہیں کہ ؎

ہم جس پہ مر رہے ہیں وہ ہے بات ہی کچھ اور
ہم سے جہاں میں لاکھ سہی تم مگر کہاں

وہ آواز دل سے جہاں تک ناروے کے شمال کا تعلق ہے بار بار اٹھتی رہی مگر بہر حال الاسکا بھی ایک اچھا علاقہ ہے اور آپ میں سے جن کو توفیق ہو ان کو جانا چاہئے۔ بہت سے مقامات واقعۃً دیکھنے کے قابل ہیں اور ان کی اپنی ایک تہذیب ہے، اپنا ایک تمدن ہے، اپنا ایک جغرافیہ اور اس کی آب و ہوا۔ یہ عام حالات میں شمالی علاقوں سے بالکل مختلف ہے۔ بہر حال وہاں سے واپسی پر پھر ہمیں یہ برٹش کولمبیا دکھانے کے لئے لے گئے اور سب بچوں کی نظریں مجھ پر لگی ہوئی تھیں کہ اب بتائیں یہ ناروے سے زیادہ خوبصورت ہے کہ نہیں۔ میں ان سے کہتا رہا کہ میرا امتحان نہ لو اتنا ہی کافی ہے کہ بہت خوبصورت ہے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ برٹش کولمبیا کے وہ علاقے جو میں اب تک دیکھ چکا ہوں ان کی البرٹا کے خوبصورت علاقوں سے کوئی بھی نسبت نہیں۔ البرٹا میں، جو کیلگری کے گرد علاقہ ہے اور اسی میں سے ایک جسپر پارک بھی ہے، Banff کا علاقہ ہے ان علاقوں کی جب ہم نے سیر کی تھی تو ہماری فیملی، ہمارے بچوں نے اس کا نام "ناروے ٹو (Two)" رکھا ہوا تھا اور غیر معمولی حسن ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان، اس کی صنعت اس حیرت انگیز طریق پر ظاہر ہوتی ہے کہ انسان کو کچھ کہنے کی بھی سکت باقی نہیں رہتی کہ یہ کیا چیز دیکھ رہے ہیں۔ مگر وہاں پھر کر گہرائی سے دیکھنا چاہئے۔ بڑی سڑکوں سے گزرنے سے خوبصورتی تو دکھائی دے گی مگر علاقے کی اصل شان نظر نہیں آتی۔ تو اس پہلو سے میں اس خاندان سے معذرت کے ساتھ ایک دفعہ پھر یہ عرض کروں گا کہ آپ وہ بھی دیکھ لیں جو ہم نے دیکھا ہوا ہے جس کی یادیں بار بار ستاتی ہیں پھر بعد میں کسی وقت مقابلے ہونگے۔

برٹش کولمبیا کی ایک شان تو بہر حال ماننی پڑتی ہے کہ یہ اتنی بڑی ریاست ہے کہ سارے پاکستان سے اس کا رقبہ زیادہ ہے اور امریکہ کی تین مشہور ریاستوں سے بھی، ان کے اجتماعی رقبے سے اس کا رقبہ زیادہ ہے۔ اس پہلو سے میں نے جو جائزہ لیا تھا اس کی تفصیل یہ بنتی ہے کہ برٹش کولمبیا نو لاکھ سینتالیس ہزار آٹھ سو مربع کلو میٹر پر پھیلی پڑی ہے۔ پاکستان کا کل رقبہ سات لاکھ چھیانوے ہزار پچانوے کلو میٹر ہے۔ اس میں کشمیر کا علاقہ یا نصف کشمیر جو کل کشمیر کا حصہ ہے اسے شامل کریں تو وہ نو لاکھ سات ہزار مربع کلو میٹر بنے گا۔ جب کہ برٹش کولمبیا نو لاکھ سینتالیس ہزار مربع کلو میٹر ہے۔ یونائٹڈ سٹیٹس کی جو تین ریاستیں میں نے بیان کی تھیں ان میں ایک کیلیفورنیا ہے جو بہت بڑی اور وسیع ریاست ہے اور معدنی خزائن اور اور بہت سے زرعی خزائن کے لحاظ سے یہ امریکہ کی چوٹی کی ریاست ہے جو امریکہ کو سبزیاں اور پھل اور گوشت مہیا کرتی ہے اور مچھلی بھی اور بہت پھیلی پڑی ہے، اس کو اور اس کے ساتھ واشنگٹن سٹیٹ کو اور اوریگن سٹیٹ کو ملا لیں تو ان سب کا رقبہ مل کر برٹش کولمبیا سے پیچھے رہے گا۔ پس اس پہلو سے برٹش کولمبیا کے رہنے والوں کو مبارک ہو کہ ایک بہت بڑی ریاست کے باشندے ہیں۔

اس مختصر جغرافیائی ذکر کے بعد اب میں اصل مضمون کی طرف واپس لوٹتا ہوں۔ بہت کچھ دیکھا، بہت ہی خوبصورتی کے ایسے مواقع تھے جن میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی صنعت کا گہرا دل پر اثر پڑا اور یہ سفر خوشگوار گزرا کیونکہ خوبصورتی بھی تھی اور چھیڑ چھاڑ بھی تھی اور ان بچوں کی نظر جب بھی کوئی خوبصورت جگہ آتی میری طرف اٹھتی تھی کہ دیکھیں اب کیا کہتے ہیں۔ میں کہتا ہاں بہت اچھی جگہ ہے، مگر...... مگر، سنتے ہی ان کی نظریں نیچی ہو جاتی تھیں۔ بہت 'مگر' ہم سے سن چکے ہیں مگر واقعۃً جگہیں اچھی بھی تھیں اور اس کا اقرار مجھ پر فرض ہے۔

اس سفر میں جو بہت بڑے فوائد پہنچے ان میں سے ایک وینکوور مسجد کا فائدہ ہے جو میں احباب کو بتاتا ہوں۔ وینکوور مسجد کے متعلق میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ لطف الرحمان صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں، خود اکیلے ہی اس مسجد کو بنائیں لیکن ابھی کچھ تھوڑا سا مشروط وعدہ تھا۔ اس لئے میں نے گزشتہ سے پیوستہ خطبے میں اس کا ذکر نہیں کیا لیکن خود جمعہ سے واپسی پر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے تو پکا ارادہ ظاہر کیا تھا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مجھے توفیق ملے اور انہوں نے کہا کہ میرے والد کی یہی خواہش تھی اس لئے میں اس وعدے کو پختہ کرتا ہوں۔ یہ ساری مسجد جتنی بھی بڑی ہو وہ اکیلے مجھے بنانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ اس ضمن میں میں نے غور کے بعد یہی فیصلہ دہرایا ہے جو ہمیشہ میں ایسے موقعہ پر کیا کرتا ہوں۔ مساجد کی تعمیر میں کسی ایک شخص کے سپرد کلیۃً اس کی مالی ذمہ داری میں کبھی نہیں کرتا اس شرط کے ساتھ کہ دوسرے حصہ نہ لے سکیں۔ اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا ایک بڑی سعادت ہے۔ چنانچہ ہمیشہ گزشتہ فیصلوں میں میں نے یہی آخری نتیجہ نکالا تھا کہ ایک شخص کو اجازت ہو جس حد تک اس کی تعمیر کی آخری ضرورت ہے وہ پوری کرنے کے لئے تیار رہے مگر اگر باقی جماعت حصہ لینا چاہے تو اس کو میں روک نہیں سکتا۔ تو اس شرط کے ساتھ میں اس وعدے کو منظور کرتا ہوں کہ وینکوور ہو یا کینیڈا کی دوسری جماعتیں یا امریکہ کی ریاست کی دوسری جماعتیں وہ اگر اپنے شوق سے سعادت کی خاطر اس میں کچھ حصہ لینا چاہیں تو ان کو اجازت ہے اور ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے بھی ذاتی طور پر اس میں تبرکاً کچھ حصہ ڈالا ہے مگر شرط وہی ہے کہ اگر جماعت ایک پیسہ بھی نہ دے تو لطف الرحمان صاحب انشاء اللہ اکیلے ہی اس مسجد کی تعمیر کریں گے اور جو روپیہ جماعت دے گی اسے مسجد میں ڈال کر باقی ضرورتیں انہی کی طرف سے پوری کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء دے اور جماعت میں ایسے مخلصین بہت پیدا فرمائے جو بڑے بڑے کاموں کو اکیلے سنبھال لیں۔

اس ضمن میں ایک عرض میں یہ کرنی چاہتا ہوں کہ جماعت کینیڈا کی مالی قربانی میں میں نے اس دفعہ بہت نمایاں فرق دیکھا ہے۔ اس پہلو سے کہ پہلے بعض اکیلے اکیلے ایسے لوگ جو متمول تھے وہ ان کی ضرورتیں پوری کر دیا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ جماعت کا چندہ کافی ہو گیا۔ میں نے امیر صاحب کو چند سال پہلے توجہ دلائی تھی کہ ہمیں لوگوں کی ذات میں دلچسپی ہے نہ کہ مال میں دلچسپی۔ اگر سارے افراد جماعت مالی قربانی میں

پیش پیش نہ ہوئے تو بڑا بھاری نقصان ہے۔ چند عمارتیں مکمل ہونا یہ کوئی اخلاص کی نشانی نہیں، چند آدمیوں کے اخلاص کی نشانی ہے مگر جماعت محروم رہے گی اور اس کی دینی تربیت میں بھی فرق پڑے گا۔ اس لئے آپ یہ زور دیں کہ ہر فرد بشر مالی قربانی میں شامل ہو۔ اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے اس دورے میں بہت نمایاں فرق دیکھا ہے۔

اور ملاقات کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ملاقات کی جو فہرستیں تیار ہوتی ہیں ان میں میری ہدایت کے مطابق اس شخص کی مالی قربانی کا ذکر موجود ہوتا ہے۔ بہت کم ایسے احباب تھے جو مالی قربانی میں معیار سے گرے ہوئے تھے، نسبت کے لحاظ سے بہت کم تھے لیکن ان کا بھی اخلاص بہر حال خدا تعالیٰ کے فضل سے بلند تھا۔ جس کو بھی میں نے توجہ دلائی اس نے بلا تاخیر وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی اس معاملے میں مجھے ان سے شکایت نہیں ہوگی۔ پس جماعت کینیڈا کا مالی نظام معلوم ہوتا ہے مستحکم ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں جو غیر معمولی اخلاص سے خدمت کرنے والے لوگ تھے جنہوں نے شروع میں بہت بوجھ اٹھائے ان میں سے ایک ایسا ذکر ہے جو میں اپنے طور پر کر رہا ہوں۔ ان صاحب کی ہر گز خواہش نہیں ہوتی کہ ان کا نام بتایا جائے مگر ان کے کچھ اپنے حالات ہیں، بیٹے کی وفات کی وجہ سے غم کے حالات، کہ وہ خاندان آپ کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ میری مراد چوہدری الیاس صاحب سے ہے۔ ان کے اندر ایک ایسی خوبی پائی جاتی ہے جو میں ہمیشہ چوہدری شاہنواز صاحب مرحوم کے متعلق بیان کرتا رہا ہوں۔ حضرت چوہدری شاہنواز صاحب کی ایک ایسی عظیم خوبی تھی، خاموش اور دکھاوے سے بالکل پاک، کہ جن لوگوں کو وہ اپنے کاموں میں تربیت دیتے تھے ان کی حوصلہ افزائی کرتے تھے کہ وہ اپنا الگ کام بنائیں اور کبھی بھی ان سے ادنیٰ سا بھی حسد محسوس نہیں کیا۔ چنانچہ جماعت میں بہت بڑے بڑے ایسے قربانی کرنے والے لکھ پتی، بعض اب کروڑ پتی ہو چکے ہیں، وہ سب چوہدری شاہنواز صاحب کی اس خوبی کا ثمرہ ہیں۔ اور میں ہمیشہ بڑی عزت کی نگاہ سے اس بات کو دیکھتا تھا کہ خود ہی امیر نہیں بلکہ دوسروں کو امیر بنانے کے لئے ایک دلی تمنا رکھتے تھے اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ آزاد ہو جاتا تھا۔ یہی خوبی الیاس صاحب میں بھی میں نے دیکھی ہے اور شروع سے ہی میری اس بات پر نظر تھی کہ یہ ایسے احمدی دوستوں کو تربیت دیتے رہے جن میں انہوں نے مادہ پایا اور تربیت دینے کے بعد ان کو اسی کام میں جو ان کا اپنا تھا آزاد چھوڑ دیا اور قطعاً ذرہ بھی رقابت محسوس نہیں کی۔ چنانچہ لطف الرحمان صاحب جن کا ذکر بارہا آچکا ہے وہ انہی کی اسی خوبی کا ثمرہ ہیں۔ شروع میں ان کو جو آئل فیلڈز وغیرہ کے معاملات میں یعنی تیل کے سرچشموں کو استعمال کرنے اور ان کی فنی ضرورتوں کو مہیا کرنے میں چوہدری الیاس صاحب نے بہت کام کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ایک اور مخلص دوست ہیں وسیم صاحب ان کو بھی چوہدری الیاس صاحب ہی نے بنایا اور وسیم نے بھی بعض ایسے کام خود اپنے ذمے لئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قربانی کا ایک مقام رکھتے ہیں۔ مشرقی یورپ میں مساجد کی تعمیر کے لئے انہوں نے پندرہ لاکھ ڈالر اپنی طرف سے پیش کئے اور اصرار کے ساتھ منوا کر چھوڑا۔ اس میں بھی شرط یہی تھی کہ دوسرے بھی جتنے دیں میں انکار نہیں کروں گا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے اب وہ رقم سب چندے ملا کر تیس لاکھ ڈالر سے بڑھ چکی ہے اور اسی قدر ہماری ضرورتیں بھی بڑھ چکی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی مالی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے حیرت انگیز کام دکھا رہا ہے۔

اسی ضمن میں ایک اور بات بھی میں آپ کو بتاؤں کہ جو کتاب میری اس وقت زیر نظر ہے یعنی جس کا ذکر میں بار بار کر رہا ہوں وہ دراصل میری ساری زندگی کے حصول علم کا ایک خلاصہ ہے اور وہ خلاصہ آج کل کے زمانے کی ضرورتوں کے اوپر بعینہ اطلاق پاتا ہے۔ اس پر میں اس لئے زور دے رہا ہوں کہ اس کتاب کی طرف غیر معمولی توجہ کا سبب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر ہے جو میں آپ کے سامنے پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ میں سے جو بھی توفیق پائے اس کے اوپر پورا اترنے کی کوشش کریگا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو۔ تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لئے کہ آج کل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے"۔

یہ وہ بنیادی بات ہے جس کے متعلق ضرورت تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے ان مضامین پر ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو دنیا کے اہل علم کو قرآن کی سچائی کا قائل کر سکے اور ان کے پاس جواب نہ رہے۔ یہ کام پہلے میں تحریک کرتا رہا ہوں کہ جماعت کے دوسرے مختلف اہل علم سنبھالیں لیکن غالباً ان کے بس کی بات نہیں تھی کیونکہ قرآن کا علم بھی ساتھ ہونا ضروری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عارفانہ کلام کا علم بھی ضروری ہے اور دنیا کے ان مضامین کا علم بھی ضروری ہے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین لفظوں میں بیان فرمادیا۔ طبعی، طبابت اور ہیئت۔ یہ تین سائنسیں ایسی ہیں جو سائنس کے ہر مضمون پر حاوی ہیں۔ پس آپ نے فرمایا ان پہلوؤں سے جو اعتراض وارد ہوتے ہیں لازم ہے کہ ان کا جواب دیا جائے" اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں"۔

اب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک احسان رہا ہے مجھ پر کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے ان علوم کی طرف بچپن ہی سے مجھے توجہ رہی ہے۔ اور ہمیشہ جب بھی کسی رسالے میں یا کسی کتاب میں ایسے علوم جو سائنس کی گہرائیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور میرے جیسے کم علم آدمی کے لئے بظاہر ان کا سمجھنا ممکن نہیں تھا، مگر اگر دلچسپی ہو تو سائنس کے علوم بہت گہرائی سے سمجھ آتے ہیں، پس ہمیشہ سے مجھے دلچسپی رہی اور اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ ان علوم کی گہرائی تک اترنے میں میں نے صرف کیا لیکن علم نہیں تھا کہ کیوں ایسا کر رہا ہوں۔ اب جب یہ کتاب لکھنے کی ضرورت پیش آئی تو میں حیران ہوا کہ وہ ساری باتیں جو میں نے چالیس چالیس سال پہلے پڑھی ہوئی تھیں ان سب کی مجھے ضرورت تھی۔ پس ساری زندگی کے میرے علم کی جستجو کا یہ ماحصل ہے اور اس پہلو سے مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ جب بھی کسی متعلقہ حصے کو اس علم کے ماہر کو دکھایا گیا اس نے کبھی اس پہ ایسا اعتراض نہیں کیا کہ تم اس کو سمجھ نہیں سکے، اصل مراد کچھ اور تھی۔

بہر حال اس کتاب کے متعلق میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ ؎

"سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را"

کہ اے اللہ تیرے سپرد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواہش کا اظہار ہے، ایسا اظہار ہے جو دنیا پر قرآن کی برتری کو ثابت کرنے والا ہے اس لئے اگر کچھ کمزوری ہو گی ہے اور ہوئی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے صرف نظر فرمائے اور آئندہ اسے بہتر بنانے کی توفیق ملے۔

اس سلسلے میں ایک واقعہ جو بیان کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ مجھے یہ خواہش ہوا کرتی تھی کیونکہ یقین تھا کہ دنیا کو اس کتاب کی ضرورت ہے کہ اگر مجھے ایک لاکھ ڈالر مل جائے تو اس کی وسیع اشاعت کے لئے اور غیروں تک، ماہرین تک اس کتاب کو پہنچانے کے لئے مجھے بہت اچھی ابتداء مل جائے گی یعنی آغاز اس کا اچھا ہو جائے گا۔ اور اپنی اس خواہش کا کبھی نہ کسی سے ذکر کیا، نہ ارادہ تھا لیکن کل آتے ہوئے موٹر میں ایک خط میرے نام تھا لطف الرحمان صاحب کا، اس میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے والدین کی طرف سے اور اپنی طرف سے ایک لاکھ ڈالر اس طبع ہونے والی کتاب کے لئے پیش کروں۔ اب ایک لاکھ ڈالر کا یہ تو عدد ایسا ہے جس کی خاص ذکر کی ضرورت نہیں تھی، جماعت ماشاء اللہ اب کروڑوں سے اربوں میں پہنچ رہی ہے۔ مگر یہ ایک لاکھ ڈالر مجھے بہت پسند آئے کیونکہ ایک خواہش کا اظہار تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اس طرح پورا فرمایا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک رنگ میں ایک غیبی تائید بھی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ اب جلد، بہت جلد یہ کتاب طبع ہو کر سامنے آجائے گی۔ اس ضمن میں کل ہی مجھے ایک کتاب ملی ہے جو رفیع صاحب جو کیلیفورنیا سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے بھیجی ہے۔ میرے علم میں قطعی طور پر یہ نہیں آسکے وہ کون سے رفیع صاحب ہیں مگر ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں اور انہوں نے کتاب بھیجی ہے جس کا عنوان ہے Darwin's Black Box یعنی ڈارون کا کالا بکس اور یہ 'میکائیل بے بے' کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس کتاب کا تعلق اسی مضمون سے ہے جو میری کتاب کے مضمون کا ایک حصہ ہے۔ یعنی ساری کتاب سائنس سے تعلق نہیں رکھتی، محض ایک حصہ ہے جو تعلق رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب اس پہلو سے شہرت پا چکی ہے۔ مگر میں رفیع صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ کا شکریہ۔ میں نے عمداً ایسی تمام کتابیں نہیں پڑھیں، ایک بھی نہیں پڑھی کیونکہ میں لوگوں کی محنت سے فائدہ اٹھایا ان کی محنت چرانا نہیں چاہتا تھا۔ اور خاص طور پر قرآن کے ساتھ تعلق کے لئے کتاب تھی اس لئے جو کچھ مجھے ذاتی طور پر قرآن اور سائنس میں رابطہ محسوس ہوا وہی میں نے لکھا ہے۔ اس معاملے میں ڈاروینین ازم کے

GURANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

خلاف بہت کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن میں نے ان میں سے ایک بھی عمداً نہیں پڑھی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ان کی ایک طرز عمل اپنی سی ہو گی اور اس کتاب میں جو طرز عمل اختیار کی گئی ہے وہ بالکل اپنی سی ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جب یہ کتاب طبع ہو گی تو رفیع صاحب بھی اسی نتیجے پر پہنچیں گے۔ بہر حال نتیجہ کچھ بھی ہو یہ خالصۃً للہ ایک کوشش ہے اور میں امید رکھتا ہوں کو اس کے نتیجے میں ضرور علمی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو گا یا ہیجان برپا ہو گا۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کینیڈا کے تاثرات ہیں ان میں سے ایک تاثر منفی بھی ہے۔ مالی لحاظ سے خدا کے فضل سے جماعت نے بہت ترقی کی ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں لیکن تربیت کے لحاظ سے ابھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ مجھے جو خاندانوں سے ملاقات کے فائدے پہنچتے ہیں ان میں ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ میں نوجوان بچیوں اور بچوں کے آثار سے اندازہ لگا لیتا ہوں کہ ان کا رخ کس طرف ہے۔ اس دفعہ جو خاندانی ملاقاتیں ہوئی ہیں ان میں خصوصاً احمدی بچیوں کی طرف سے میرے دل کو بہت دکھ پہنچا ہے کیونکہ ان کی طرز ہی ایسی تھی جیسے وہ باہر کا راستہ اختیار کر چکی ہیں۔ ان کی سجاوٹ، سج دھج اور لباس کی طرز اور پھر بے پردگی، یہاں تک کہ سر سے پلو ڈھلکتا تھا تو ماں توجہ دلاتی تھی کہ اس شخص کے سامنے نہ کرو۔ یعنی گویا باہر دیے پھرتی رہو کوئی اعتراض نہیں مگر میرے سامنے سر ڈھانپ کر بیٹھو۔ یہ درست طریق نہیں ہے۔ یہ حقیقت میں تقویٰ کے خلاف بات ہے۔ جس حالت میں آپ ہیں اسی حالت میں میرے سامنے آئیں۔ معمولی ادب و احترام اپنی جگہ ہوا کرتا ہے لیکن اس قسم کے سر ڈھانکنے سے بات نہیں ڈھک سکتی۔ جو حقیقت ہے وہ تو مجھ پر فوراً ظاہر ہو جاتی ہے۔ نظر ڈالتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ بچیاں ہماری رہی بھی ہیں کہ نہیں۔ غیروں کی تو نہیں ہو چکیں۔ اور افسوس کی بات ہے کہ ماں باپ کو بچپن سے ہی ان کے حالات دیکھنے کے باوجود اس طرف توجہ نہیں ہوئی اور یہی کافی سمجھتے رہے کہ دینی علم نہ سہی، دنیاوی علم میں بڑی ترقی کر رہی ہیں اور بڑی سمارٹ ہیں اور سکول و کالج میں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

یہ درست ہے کہ ہر جگہ پردے کو انتہائی شدت سے نافذ نہیں کیا جا سکتا لیکن **دوسری تہذیب سے متاثر ہو کر اگر آپ اپنی اعلیٰ اقدار کو چھوڑ دیں اور اپنی بچیوں اور بچوں کو غیروں کی طرف جانے دیں تو آپ کا مستقبل لٹ جائے گا، کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔** سکھوں سے فائدہ اٹھایئے۔ دیکھو سکھوں کی پہلی نسل نے اپنی قدیم روایات کو مضبوطی سے پکڑا ہے۔ ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی کہ ان کی پگڑیاں اور ان کی ڈاڑھیاں ان کے متعلق دنیا پہ کیا تاثر پیدا کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ساری دنیا اس پہلو سے ان کی عزت پر مجبور ہے اور کبھی کسی جگہ بھی ان کو قدامت پسند نہیں سمجھا گیا۔ انہوں نے اپنا مقام پیدا کر لیا ہے معاشرے میں۔ لیکن ان کے بعد کی جو نسلیں ہیں، ایک نسل چھوڑ کر دوسری نسل وہ اس پہلو سے بزدلی دکھا گئیں۔ اب اگر آپ ان کی نسلوں کے بچوں کو یہاں دیکھیں تو کچھ بھی انہوں نے ماضی کا باقی نہیں رہنے دیا۔ بظاہر صرف پگڑی اتاری ہے اور ڈاڑھی مونڈی ہے مگر اس روایت نے ان کی اعلیٰ اخلاقی اقدار اور دیگر ایسی خوبیوں کو جس کے ذریعہ سے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی دولت کمانے کے اہل تھے ان کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔

بعض روایتیں پکڑنی چاہئیں۔ اس پہلو سے کہ وہ ہمارے اندرونی کردار کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس پہلو سے لباس بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر لباس ایسا ہو کہ جیسا معاشرے میں غیر ذمہ دار لوگوں کا لباس ہوا کرتا ہے تو اس تھوڑے سے فرق کے نتیجے میں بھی آپ کی تمام سابقہ روایات ملیامیٹ ہو سکتی ہیں۔ پس یہ پہلو ایسا ہے جس میں میں سمجھتا ہوں کہ اگر وینکوور کا یہ حال ہے تو ٹورانٹو کا بھی ایسا ہی ہو گا اور باہر سے آنے والے دوسرے لوگوں کے اوپر اسی بیماری نے حملہ کیا ہو گا۔

بعض جگہ میں نے دیکھا اور سمجھایا بھی ایک دفعہ پھر اب میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ طریق درست نہیں ہے۔ یہ دین کے لحاظ سے بہت نقصان دہ ہے۔ آپ غیروں کو تو اپنی طرف کھینچیں یعنی آپ میں سے وہ جو اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حامل ہیں، جتنا چاہیں غیروں کو کھینچیں اگر اپنے بچے ہاتھوں سے نکل رہے ہوں تو کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ آپ کی نسلیں برباد ہو جائیں گی۔ آج نہیں تو دو دہاکوں کے اندر آپ کچھ اور کیفیت پائیں گے۔ ایسے احمدیوں سے ہمیں ایک ذرہ بھی دلچسپی نہیں جو اس طرح باہر کی طرف بے لگام دوڑے پھرتے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ سب سے بنیادی کمزوری نفسیاتی کمزوری ہوا کرتی ہے۔ **اگر آپ کسی غیر معاشرے سے متاثر ہو جائیں اور یہ سمجھ لیں کہ وہ ایک غالب معاشرہ ہے تو وہیں اس بات کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ آپ کی اقدار نے زندہ رہنا ہے کہ نہیں۔** پھر رفتہ رفتہ آگے بڑھیں یا تیزی سے آگے بڑھیں یہ محض وقت سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ حقیقت میں ایک دفعہ کسی کا دل نفسیاتی دباؤ میں آ جائے اور یہ سمجھ لے کہ غیر اقدار ہم سے زیادہ اعلیٰ اور زیادہ پسندیدہ اقدار ہیں تو وہیں ان کا دین ختم۔ پھر آگے وقت کی بات ہے کہ کتنی دیر میں ہلاکت کی طرف سفر مکمل ہو گا۔ مگر وہ قدم ہمیشہ بیرونی سمت میں اٹھتے چلے جاتے ہیں پھر ان کی واپسی کم دیکھی گئی ہے۔

اس لئے سب سے پہلے نفسیاتی طور پر خودداری پیدا کریں۔ اور اپنے خاندانوں کو یہ سمجھائیں کہ تمہاری اقدار ذلت کے ساتھ دیکھنے والی اقدار نہیں ہیں بلکہ عزت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنے والی اقدار ہیں۔ بعض ماں باپ سمجھتے ہیں کہ اب ان بچیوں کو کیسے ہم پردہ کروائیں، برقعہ اوڑھائیں۔ برقعے کی بات تو بہت دور کی بات ہے میں ان سے یہ کہا کرتا ہوں کہ جب باہر نکلیں تو قرآن کی بنیادی تعلیم پر عمل کریں۔ جو خدا تعالیٰ نے ان کو خوبصورتی عطا فرمائی ہے اس کو دکھائیں تو نہ۔ اس کو دکھا کر لوگوں کی توجہ اپنے بدن کی طرف کیوں پھیرتی ہیں۔ یہ ایک قسم کی پیشکش ہے کہ آؤ اب مجھے چھیڑو۔ آؤ مجھے حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اکثر ایسی بچیاں پھر واقعتاً عملاً اپنے آپ کو غیروں کے لئے پیش کر دیا کرتی ہیں کیونکہ غیروں کی لالچ کی نظر ان پر پڑتی ہے اور لالچ کی نظر ڈالنے والے سو ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور پھر آخر ان بچیوں کو جیت جایا کرتے ہیں۔ تو یہ ایک بہت خطرناک بات ہے جس کو آپ یعنی مائیں معمولی سمجھ رہی ہیں۔ اگر برقعہ نہیں اوڑھا سکتیں تو ان کو یہ بتائیں کہ تم اپنے جسم کی اور اپنے حسن کی حفاظت کرو۔ ایسا لباس اوڑھو جس کی وجہ سے غیر کو دلچسپی پیدا نہ ہو۔ اگر ننگا یہاں کا لباس لے کے نکلیں گی تو لازماً غیروں کی نظر اپنی طرف کھینچیں گی۔

دوسرا ان کو یہ سمجھانا چاہئے کہ اردگرد کی دنیا بالکل بے حقیقت اور بے معنی چیز ہے۔ جو بدنی دلچسپیاں ہیں انہوں نے قوم کو تقریباً ہلاک کر دیا ہے۔ سب سے خطرناک بیماریاں، غلیظ گندی بیماریاں اس قوم میں اس کثرت سے پھیل رہی ہیں کہ آپ ان کا شمار نہیں کر سکتے۔ ایسے بعض خاندان جنہوں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی ان کو یہ بیماریاں لاحق ہوئیں اگرچہ بہت کم، لیکن سمجھ آ جاتی ہے کہ اس کا پس منظر کیا ہے۔ چند دن کی زندگی ہے یہ عیش و عشرت کی۔ اس کے بعد ان کے بڈھے ہسپتالوں میں جان دیتے ہیں یا اولڈ پیپلز ہوم (Old Peoples Homes) میں جا کے جان دیتے ہیں۔ دس پندرہ سال کا کرشمہ ہے بس اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔ اور جب واپسی ہو گی تو سخت حسرت کے ساتھ واپسی ہو گی، کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ اور واپسی ضرور ہے لازماً ہم سب نے اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور سب کچھ گنوا کر، کھو کر اگر حاضر ہوئے بھی تو پھر آئندہ دنیا میں یہاں کی زندگی کے عمل کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ اگر کام آئیں گے تو منفی صورت میں کام آئیں گے۔

پس اس پہلو سے میں ایک دفعہ پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ **تربیت کی طرف پوری توجہ کریں اور امیر صاحب کینیڈا کا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ تربیتی کمیٹیاں مقرر کریں۔ وہ گہرا تجزیہ کریں اور محض ظاہری طور پر یہ توجہ نہ دلائیں کہ جی برقعہ اوڑھو، پردہ کرو بلکہ دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔** یہ تبدیلیاں پیدا کرنے میں MTA بھی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کا ہم نے انگلستان میں عملاً تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ شروع میں بعض شہروں میں بڑی کثرت کے ساتھ ایسے گھر تھے جن میں MTA کا انٹینا نہیں لگا ہوا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔ صرف چند ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ جزاء دے انصار اللہ کے اس وقت کے صدر صاحب کو انہوں نے یہ مہم اپنے ذمہ لی اور اس سکیم کو کامیاب کرنے کے لئے کچھ قرضے بھی ان کو میں نے مہیا کئے۔ ہر شہر، ہر گھر میں MTA کا انٹینا لگ جائے اور اللہ کے فضل سے بڑی بھاری اکثریت کے گھروں میں یہ انٹینے لگ چکے ہیں اور ان کے خاندانوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ان کے بڑے

EXPORTS & IMPORTS

All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)

Contact:

OCEANIC EXIM

57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

بھی اور ان کے بچے بھی جن کا کوئی بھی جماعت سے تعلق نہیں تھا بے اختیار جماعت کے اوپر الٹے پڑتے ہیں۔ اب یہاں بھی کل آپ نے وہ نغمہ سنا تھا جو غالباً "سر دم سارا اچھی چھی اے" وہ یہاں کی بچیوں نے MTA سے سیکھا تھا اور اس کا بہت اچھا اثر طبیعت پہ پڑا۔ لیکن یہ ایک واقعہ نہیں امریکہ میں میں نے بارہا دیکھا کہ وہاں MTA کا اس سے بھی زیادہ گہرا اثر پڑ چکا ہے اور بچیوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔ وہ بیرونی دنیا کو چھوڑ کر جماعت کے اندر کی طرف سفر اختیار کر چکی ہیں۔

تو تربیت محض یہ کہنے سے نہیں ہو گی کہ اچھے کام کیا کرو، برے کام چھوڑ دو۔ کیونکہ اس نصیحت سے بعض دفعہ طبیعتیں اور بھی متنفر ہو جاتی ہیں۔ **تربیت کیلئے حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ عقل سے کام لیں اور بچوں کے دلوں میں وہ ہیجان پیدا کریں جو ہیجان انکو واپس خدا کی طرف کھینچ لائے۔** اگر ایسا کرنے میں آپ کامیاب ہو جائیں جو مشکل کام نہیں رہا اور MTA اس میں انشاء اللہ آپ کی مددگار ہو گی تو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں فرق پڑے گا۔ اس کا ایک تجربہ میں نے اپنی ملاقاتوں کے دوران کر کے دیکھا۔ جن بچوں یا بچیوں کے متعلق محسوس ہوا کہ وہ گویا ہمارے نہیں رہے، ان سے ضمناً میں نے پوچھا کہ MTA بھی آپ کبھی دیکھتے ہیں تو جواب ملا کہ ہمارے گھر میں ہے ہی نہیں۔ صاف پتہ چلا کہ MTA کے ہونے اور نہ ہونے کا ایک فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو تربیت کی توفیق بخشے۔

تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی بھی بہت ضرورت ہے مگر اس تربیتی حالت میں آپ کیا توجہ دیں گے۔ جب تک تربیت کی حالت بہتر نہ ہو لوگوں کو ایسے گھروں میں داخل کرنا جو خود بے دین ہو رہے ہوں ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا۔ **جماعت کی تربیت مضبوط کریں اور وہ مضبوط تربیت اپنی ذات میں ایک غیر معمولی کشش کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف کھینچے گی۔ آج تبلیغ کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اپنے اندر روحانی عادات پیدا کریں۔ اللہ سے تعلق اور محبت پیدا کریں اور وہ ایک ایسی کشش ہے جس کا مقابلہ بیرونی دنیا نہیں کرسکتی۔** وہ کشاں کشاں چلے آئیں گے اگر آپ کے اندر وہ خدائی علامات دیکھیں گے۔ پس صرف بچوں کی تربیت کی طرف نہیں اپنی تربیت کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں۔

جس ہومیوپیتھی کتاب کا میں ذکر کر تا رہا ہوں اس سلسلے میں کینیڈا کے سفر کا میرا خیال ہے ساری دنیا پر یہ احسان ہو گا کہ اس سفر میں مجھے یہ کتاب پہلی دفعہ دیکھنے اور پڑھنے کی توفیق ملی۔ ایک خطبے میں میں نے کہا تھا کہ سید عبدالحی صاحب ناظر تالیف و تصنیف انشاء اللہ اس کی درستی کر سکیں گے۔ مگر مجھے اس وقت علم نہیں تھا کہ اس میں کون سی چیزیں ایسی ہیں جن کی درستی مطلوب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اتنی خوفناک غلطیاں ہیں اور ایسی خوفناک علمی غلطیاں بھی ہیں جو لفظ "نہ" کے ہونے یا نہ ہونے سے (یعنی کسی چیز کے اثبات کی بجائے نفی استعمال ہو گئی ہے) بات کچھ کی کچھ بن گئی ہے۔ میں تو حیران ہو کے دیکھتا ہوں جماعت احمدیہ کو کہ محض اس لئے کہ مجھے تکلیف نہ ہو مجھے اطلاع تک نہیں دی کہ اتنی خوفناک غلطیاں اس کتاب میں ہیں۔ بہت سے ایسے مضامین ہیں جو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہے تھے کہ میں نے کب کہے تھے، ان کا مطلب کیا ہے۔ اس میں مجھے بہت وقت لگا، بہت غور سے بار بار پڑھا پھر سمجھ آئی کہ او ہو غلطی اس وجہ سے ہوئی ہوئی ہے۔ لیکن صرف یہی غلطی نہیں عام زبان کی غلطیاں بھی بے شمار ہیں۔ اس لئے ناممکن ہے کہ سید عبدالحی صاحب ہوں ان کی کوئی اور علماء کی ٹیم جو اس کتاب کو ٹھیک کر سکے۔ لکھنے والوں نے یہ ظلم کیا ہے کہ مجھے یہ کہا کہ دہرائی بھی بہترین ہو گئی ہے کوئی غلطی باقی نہیں رہی۔ بولنے کی اردو کو لکھنے کی اردو میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جو ہرگز نہیں کیا گیا نہ ان سے کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی جماعت اس کتاب کے انداز کو سمجھ سکتی تھی اگر میں دوبارہ اس کا مطالعہ نہ کرتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ میں اب آپ کو بتاؤں کہ اس سفر کے آخری چند دن میں مجھے چلتے پھرتے راتوں کو، دن کو سفر میں اس کتاب کے دوبارہ مطالعہ کی توفیق ملی ہے اور اس کی جو درستیاں کرنی پڑی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں کہ غلطیاں جگہ کیسے پا گئیں۔ اردو بھی نہایت غلیظ، 'تھی' کی بجائے 'تھا' لکھا ہوا ہے۔ 'ہیں' کی بجائے 'ہے' لکھا ہوا ہے اور اس کثرت سے یہ غلطیاں ہیں کہ ہر صفحے پر آپ کو نظر آئیں گی۔ لکھنے والوں نے جو مجھے خط لکھتے ہیں انہوں نے، اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس فائدے کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ جزاک اللہ۔ آپ نے بہت اچھا کام کیا اور بعض ہومیوپیتھ بھی بڑے اچھے اچھے بن گئے ہیں۔ لیکن یہ غلطیاں اپنی جگہ موجود ہیں۔ میرے دل میں کئی دفعہ یہ خواہش اٹھی کہ کوئی تو مجھے یہ لکھ دیتا کہ "رکھ چھوڑا ہے ان عقدوں کا حل آپ کے لئے"۔ یہ عقدے میرے سوا کوئی حل کر ہی نہیں سکتا تھا۔ میں نے لکھی، مجھے پتہ ہے میں کیا لکھنا چاہتا تھا۔ اور چند باتیں جو اس ضمن میں مجھے بیان کرنی ضروری ہیں وہ یہ ہیں کہ آپ اس کا سٹائل سمجھیں ورنہ آپ اس کو غیر معمولی باتوں کو دہرانا سمجھیں گے۔ جب میں نے یہ لیکچرز کا سلسلہ شروع کیا تو میری ہومیوپیتھی کلاس میں حاضر ہونے والے مردوں اور عورتوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں کچھ بھی ہمارے پلے نہیں پڑے گا، ہمیں سمجھ آ ہی نہیں سکتی اور اگر سمجھ نہیں آرہی تو ہم آ تو جائیں گے مگر فائدہ کیا۔ ان سے میں نے کہا کہ میں ایک بالکل نئی طرز میں یہ لیکچر زدوں گا جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیے گئے۔ اور اس طرز میں آپ کے دماغ پر ذرہ بھی بوجھ نہیں ہو گا کہ آپ ان باتوں کو سنیں اور پھر یاد کرنے کے لئے رٹیں۔ آپ بے تکلفی سے کہانی کی طرح ان باتوں کو سنتے رہیں۔ اس وجہ سے اس کتاب میں ایک نئی چیز پیدا ہوئی جو اس سے پہلے کبھی کسی کتاب میں نہیں دیکھی گئی۔

شروع ہی سے میں نے ان باتوں کو جن کو میں سمجھتا تھا کہ دہرائے بغیر وہ دلوں میں بیٹھ نہیں سکتیں بار بار دہرانا شروع کیا اور سننے والوں کے اوپر ان کا بوجھ کم کرنے کے لئے ان کو دہرایا گیا ہے۔ اس وجہ سے جو بھی کوئی پڑھے گا وہ اسے تکرار نہ سمجھے بلکہ اصرار سمجھے۔ بعض باتوں پر اصرار کیا گیا ہے جب تک وہ بار بار سنی نہ جائیں یا پڑھی نہ جائیں از خود یاد نہیں ہونگی۔ پس آپ گزرتے چلے جائیں گے اور آپ کے دل میں از خود ہومیوپیتھی کا مضمون بیٹھتا چلا جائے گا۔ اور دوسری بات اس میں اب دہرائی کے دوران میں نے یہ محسوس کی ہے کہ شروع کے ایک دو ابواب میں ہی دراصل ساری کتاب کا خلاصہ آچکا ہے۔ کیونکہ جب بھی کسی بیماری کا ذکر ہوا۔ مثلاً مرگی کا تو اس کے متعلق وہ دوا جو مرگی سے تعلق میں تھی اس کو سمجھانے کی خاطر وہ ساری دوائیں بیان کیں جو مرگی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان کا فرق کیسے کیا جائے، کیوں ایک کو چنا جائے، کیوں دوسری کو چھوڑ دیا جائے۔ پیاس کا میں نے ذکر کیا تھا کہ ذکر ہی کوئی موجود نہیں حالانکہ کتاب میں اس تفصیل سے ذکر ہے کہ بعض باتیں خود میرے لئے بھی علم میں اضافہ بنیں، دوبارہ دیکھنے سے یاد آگئیں کہ پیاس کئی قسم کی ہے۔ منہ خشک ہوتا ہے، منہ گیلا ہو پھر بھی پیاس لگتی ہے، پیاس بجھنے میں ہی نہیں آتی، تھوڑے تھوڑے پانی کی پیاس، زیادہ پانی کی پیاس، اس کا جگر سے کیا تعلق ہے، دل سے کیا تعلق ہے، معدے سے کیا تعلق ہے، کون کون سی دوائیں اس میں کام آتی ہیں۔ وہ ساری دوائیں جو بعد میں بیان کرنی تھیں وہ شروع میں بیان کر دی ہیں اور بیان کرتا چلا گیا ہوں۔ اتنی دفعہ بیان کی ہیں کہ پڑھنے والا اگر پڑھتا چلا جائے اور دماغ پر زور نہ دے تو اس کے پہلے دو ابواب پڑھ کر ہی ایک اچھا بھلا ہومیوپیتھ ڈاکٹر بن سکتا ہے کیونکہ آئندہ آنے والی دوائیں انہی ابواب میں مذکور ہیں، ان کی تفریقی علامتیں اسی کتاب میں موجود ہیں۔

پس اب جو مجھے ملاقات کے وقت لوگ کہتے رہے ہیں میں نے ان کو یہی جواب دیا کہ آپ انتظار کریں اس کو چھپنے دیں تو آپ خود ہی خواہ ساری کتاب نہ بھی پڑھیں چند ابواب پڑھ لیں وہی آپ کے لئے بہت بہتر ہیں۔ جتنے مریض بھی میرے سامنے اس ملاقات کے دوران آئے ہیں ان میں ایک بھی ایسا نہیں جن کے متعلق اس کتاب کے ان ابواب میں ذکر موجود نہ ہو جو میں دوبارہ دیکھ چکا ہوں۔ اس وقت تک خدا کے فضل سے دو سو صفحات کی میں دہرائی کر چکا ہوں اور امید ہے کہ واپس پہنچتے پہنچتے اڑھائی سو کم سے کم صفحات ہیں جن کی دہرائی ہو چکی ہو گی۔ ان کو اگر ہم شائع کروانا شروع کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ شائع کرنے کے بعد آپ پہلی سے موازنہ کر کے دیکھیں گے تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ لیکن اس ضمن میں ایک خوشخبری بھی ہے۔ وہ خوشخبری یہ ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ میرا نام ظاہر نہ کیا جائے مگر اگلی کتاب جو تصحیح شدہ ہو گی اس کا سارا خرچ میں دوں گا تاکہ آپ کے دل پہ یہ بوجھ نہ ہو کہ پہلی کتاب پہ لوگوں نے خواہ مخواہ پیسے خرچ کئے۔ جو بھی اپنی پہلی کتاب آپ کو واپس کرے آپ اس کو مفت یہ کتاب دے دیں۔ تو اب یہ بات بھی میرے دل سے اٹھ گئی، اس کا بوجھ بھی میرے دل سے اٹھ گیا کہ جو بے چارے پہلے خرید بیٹھے ہیں ان کا کیا بنے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو نئی تصحیح شدہ کتاب اس شرط کے

معاندین احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

ساتھ ملے گی کہ پہلی واپس کر دیں۔ جو پہلی ہے چاہے ہم اس کو بھاڑ میں ڈالیں یا کسی اور بے چارے کو دے دیں جس کے پاس خریدنے کی طاقت نہیں کہ زور مارو اور دیکھو جتنا فائدہ بھی پہنچے اتنا ہی بہتر ہے۔ مگر بہر حال یہ بھی ایک کینیڈا کے سفر کا فائدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں پہنچا ہے۔

اب میں ایک اور معاملے کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں وہ گیمبیا کی تازہ ترین صورت حال ہے۔ اور اس سلسلہ میں جماعت کو تسلی دینا چاہتا ہوں۔ گزشتہ دو خطبات میں میں گیمبیا کا ذکر کر چکا ہوں کہ کس طرح یہ صورت حال پلٹا کھاتی رہی ہے۔ کبھی اونچی کبھی نیچی، کبھی ایسے آثار ظاہر ہوئے کہ گویا سب مسائل حل ہو گئے اور حکومت گیمبیا اب پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ جماعت کی ہر نیک کوشش میں ممد و معاون ہو گی، کبھی عملاً ان کی دورخی کہ جماعت کے امیر کو جو چٹھی لکھی ہے کہ ہمارے یہ فیصلے تھے وہ ان تمام فیصلوں کے برعکس جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر دنیا کو بتائے گئے۔ اس قسم کی ایسی چالیں چلتے رہے ہیں یہ لوگ کہ اس کا طبیعت پر بہت اثر تھا۔ اور ایک خطبے میں میں نے غالباً یہ بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سخت بے چینی کے بعد الیس اللہ بکاف عبدہ کی خوشخبری دی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اب انشاء اللہ گیمبیا کے حالات پلٹیں گے۔ تو جونہی اس مولوی نے مباہلہ قبول کیا ایک ہفتے کے اندر اندر مباہلہ اس پر ٹوٹ پڑا اور وہ حالات بدلے جن کا میں نے پہلے خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ اب یہ عجیب بات ہے یہیں کینیڈا میں دوبارہ مجھے ایک تجربہ ہوا۔ جب ان کے واپس بدلنے کی اطلاع ملی اور پھر پریشانی شروع ہوئی تو پھر ایک بے قراری کی رات کاٹی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کی توجہ دلائی جیسے کوئی یہ کہہ رہا ہو کہ شرم کرو تمہیں بتایا نہیں ہوا تھا کہ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ چنانچہ ایک رات مغرب کی نماز میں پہلی دفعہ ایک حیرت انگیز غلطی اور اصرار کے ساتھ غلطی ہوتی رہی کہ "الیس اللہ باحکم الحاکمین" کہنے کی بجائے میں الیس اللہ بکاف عبدہ پڑھتا رہا اور سارے نمازی مجھے بار بار کہتے رہے کہ "الیس اللہ باحکم الحاکمین"۔ مگر الیس اللہ بکاف عبدہ کے سوا زبان پر کچھ نہیں چڑھتا تھا۔ جب نماز ختم ہوئی تو پھر مجھے سمجھ آئی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شرمندہ کر رہا ہے کہ تمہیں کہا جو تھا، کیوں یاد نہیں رہا۔ اور اس واقعہ کے چند دن کے اندر اندر بوجنگ صاحب کو وزارت مذہبی امور سے ہٹا دیا گیا۔ اگرچہ دوسرا شعبہ ابھی ان کے پاس ہے۔ مگر جو سب سے زیادہ جماعت سے تعلق رکھنے والا شعبہ تھا مذہبی امور کا، اس سے ہٹا دیا گیا ہے۔ تب مجھے سمجھ آئی کہ یہ کیوں خدا تعالیٰ مجھے تسلی دلوا رہا تھا۔ اور جماعت کو یہ خوشخبری ہو کہ اس کے نتیجے میں وہاں حالات اب پھر پلٹا کھا رہے ہیں۔ لیکن یہ میرا وعدہ ہے کہ جب تک عزت کے ساتھ اور جماعت کے مفاد میں ضروری نہ سمجھا گیا اس وقت تک ہمارا کوئی کارندہ واپس نہیں جائے گا۔ جائیں گے تو لازماً یہ یقین کر کے کہ وہ لوگ ہم سے کھیل نہیں کھیلیں گے اور اس کے نتیجے میں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ تو اس سلسلے میں بھی دعائیں کر رہا ہوں، آپ بھی دعا کریں اور جن جماعتوں نے مجھے مختلف مشورے بھجوائے تھے ان کے مشوروں میں آپس میں تضاد بہت ہے، اتنا حیرت انگیز تضاد ہے بڑی بڑی جماعتوں میں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ کچھ لوگ ہیں وہ کہتے ہیں، مثلاً اس میں کینیڈا کی امارت بھی شامل ہے، کہ گیمبیا کی شرطوں پر ایک شخص کو بھی واپس نہیں بھیجنا چاہئے کیونکہ وہ ہم سے کھیل کھیلیں گے اور ہمیں اس کا نقصان پہنچے گا۔ کچھ ممالک افریقہ کے مثلاً غانا کا ملک ہے انہوں نے لکھا ہے کہ اس کی ہر شرط پر بھیجنا ضروری ہے تاکہ وہاں کے عوام میں وہ زیادہ گہرا اثر ڈال سکیں اور اپنے اداروں پر قبضہ کر سکیں۔ اور افریقہ ہی کے ایک دوسرے بڑے ملک نائجیریا کی رائے یہ ہے اور اسی طرح تنزانیہ کی کہ ہرگز کسی کو وہاں بھیجنا نہیں چاہئے وہ شریر لوگ ہیں۔ انہوں نے وعدہ خلافی کی ہے اس لئے اب ان کو اسی حال پر رہنے دیا جائے جب تک وہ ہماری بات نہ مانیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پہلے تو ان آراء کو بھجوا کر انتظار کر رہا تھا کہ سب کی رائے اکٹھی معلوم ہو جائے لیکن اس دوسرے تجربہ کے بعد سمجھتا ہوں کہ ان کی جو بھی رائے ہو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور انشاء اللہ اسی کی راہنمائی کے مطابق فیصلے ہونگے۔ جانا بہتر ہے یا نہ جانا بہتر ہے اس کے متعلق فیصلے بعد میں کئے جائیں گے۔

اس وقت تو ہم گیمبیا کی حکومت کے اس خط کے رد عمل کا انتظار کر رہے ہیں جو میں نے اس حکومت کے نام لکھوایا ہے۔ اور ان کو صاف کہا ہے کہ جو تم نے پہلے اعلان کئے تھے اگر وہ تمہاری کیبنٹ کے فیصلے نہیں تھے تو پیشتر اس کے کہ میں کوئی فیصلہ کروں تم پر لازم ہے کہ نیا اعلان کرو اور کہو کہ ہم نے جھوٹ بولا تھا یا غلط کہا تھا اور اصل فیصلے یہ ہیں جو اس کیبنٹ میں ہوئے تھے۔ یہ اگر تم کر دو تو پھر ہم سوچیں گے کہ آپ ہی کی شرطوں پر ان خدمت کرنے والوں کو واپس بھیجیں یا نہ بھیجیں۔ اس کا کوئی جواب ان سے بن نہیں پڑ رہا۔ مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور جب تک اس کا واضح جواب نہ آئے ایک اور طریق میں نے یہ اختیار کیا ہے کہ ایک بین الاقوامی وفد تیار کیا ہے اور گیمبیا کی حکومت کو اطلاع کی ہے کہ یہ وفد جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں آپ سے ملے گا۔ اس میں کینیڈا کا نمائندہ بھی شامل ہو گا، امریکہ کا بھی ہو گا اور بعض افریقی ممالک کے خصوصیت سے نمائندے ہونگے تو وہ افہام و تفہیم کے بعد مجھے جو مشورہ دیں گے انشاء اللہ اسی پر عمل کروں گا۔ تو معاملہ ابھی لٹکا ہوا ہے، گومگو کی حالت میں ہے اور میں سارے احباب جماعت کو درخواست کرتا ہوں۔ وہ اس کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس ضمن میں اب میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ جو یہاں تشریف لائے ہیں بہت دور دور سے، اس کثرت سے وینکوور سے باہر سے تشریف لائے ہیں کہ وینکوور والوں کی تعداد کم رہ گئی ہے اور انکی تعداد بڑھ گئی ہے۔ اسی لئے جو غیر معمولی رش دکھائی دیتا ہے یہ دراصل وینکوور کے باشندوں کا نہیں بلکہ زیادہ تر باہر سے آنے والوں کا ہے۔ وینکوور کے پانچ سو پچاسی احباب یہاں مرد و زن شامل ہوئے۔ اور باہر سے آنے والے چھ سو چالیس ہیں جو کینیڈا کے مشرق سے لے کر مغرب تک ہر طرف سے پہنچے ہیں۔ اسی طرح امریکہ کی ریاستوں سے، بہت دور دور سے تکلیف اٹھا کر احباب جماعت یہاں پہنچے ہیں۔ یہ ایک تو اس بات کی علامت ہے کہ **یہ جماعت اپنے خلوص میں زندہ اور بے مثال جماعت ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت اس کو مٹا نہیں سکتی۔** کامل یقین پر فائز ہے کہ ہم سچے ہیں اور سچائی نے ان کے دلوں میں ایک ولولہ اور قربانی کی روح پیدا کر دی ہے کہ حقیقتاً دنیا میں کسی جگہ بھی آپ کو اس کا عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دے گا۔ اللہ کرے آپ کے یہ خلوص بڑھتے رہیں، آپ کے جذبہ عمل میں نئی انگیخت ہو اور پہلے سے بڑھ کر آپ خدمت کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور میں آپ سب کا ممنون احسان ہوں کیونکہ آپ کے چہرے دیکھ کر میرا دل بڑھتا ہے، ایسی محبت ہے کہ جس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آپ میرے اعضاء ہیں اور حقیقتاً اعضاء اور بچے دکھائی دیتے ہیں۔ بوڑھے بھی ہوں تو لگتا ہے جیسے اپنا بچہ ہو۔ اور یہ میری خوبی نہیں، یہ آپ کا اخلاص ہے جو میرے آئینے میں دکھائی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت کو، جماعت کو، ہمیشہ ایک رکھے۔ ہر دل ایک ہی طرح دھڑکے، ہر ذہن ایک ہی طرح سوچے۔ ہر طبیعت میں ایک ہی بات ہیجان پیدا کرے، ایک ہی بات سکون پیدا کرے۔ یہ وہ وحدت ہے، یہ خدا کی وہ توحید ہے جو دنیا پر نافذ ہو گی اور دنیا کو اسی توحید نے جیتنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب جو بہت محبت سے دور دور سے آئے ہیں ان کو خیر و عافیت سے اپنے گھروں میں واپس لے کے جائے۔ ان کا سفر فائدے کا سفر ہو، کسی نقصان کا موجب نہ بنے۔ اس کے بعد میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

☎ دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

غیر مبائعین کا گمراہ کن کردار اور عبرتناک انجام

مولوی برہان احمد ظفر قادیان

(قسط نمبر 2)

قارئین یہ جان چکے ہیں کہ نو مبائعین کی خلافت سے انکار کی وجوہات کیا تھیں جب خلافت ثانیہ کا انتخاب عمل میں آگیا تو پھر ان لوگوں نے کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی بات کی اور یہ مسائل اٹھانے شروع کئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں تھے ایک محدث تھے مجدد تھے وغیرہ۔ جبکہ یہ لوگ اچھی طرح جانتے تھے کہ ہم خود اپنی تحریرات کے خلاف کہہ رہے ہیں لیکن انکارِ خلافت نے ان کو ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ

تکون النبوة فیکم ماشاء الله ان تکون ثم یر فعها الله تعالیٰ ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالیٰ ثم تکون ملکاً عاضاً فتکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالیٰ .ثم یکون ملکاً جبریة فتکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالیٰ ۔ ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ثم سکت۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

یعنی ۔ اے مسلمانو تم میں یہ نبوت کا دور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا تعالیٰ چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہو گی (اور گویا اس کا تتمہ ہو گی) اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اُٹھ جائے گی۔ اس کے بعد کاٹنے والی (یعنی لوگوں پر ظلم کرنے والی) بادشاہت کا دور آئے گا اور پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ دور بھی ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا جو خواہ ظلم کے طریق سے اجتناب کرے مگر وہ جمہوریت کے اصول کے خلاف ہو گی اور پھر اس رنگ کی حکومت بھی اُٹھ جائے گی۔ اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہو گی۔ اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

اس حدیث کے شروع کے الفاظ "تکون النبوة فیکم ماشاء الله ان تکون" اور آخر کے الفاظ ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة کے الفاظ قابل غور ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت قائم ہوئی تھی تو وہ نبوت کے طریق پر ہی قائم ہوئی تھی بالکل اسی طرح آخری دور میں بھی جو خلافت قائم ہونی تھی وہ نبوت کے طریق پر ہی قائم ہونی تھی۔ جس کی بنیاد خود غیر مبائعین کے سرکردہ افراد رکھ چکے تھے لیکن جب اپنے خلیفہ بننے کی امیدوں پر پانی پھرتا ہوا نظر آیا تو آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کے خلاف بغاوت کر دی خلافت چونکہ نبوت کے طریق پر قائم ہونی تھی اس لئے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام نبوت سے ہی انکار کر دیا جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ جب نبوت نہیں تو پھر نبوت کے طریق پر خلافت کیسی۔ اسی کو کہتے ہیں کہ "نہ رہے بانس نا بجے بانسری" کہ نبوت سے ہی انکار کرو تو پھر نبوت کے طریق یہ خلافت کا مسئلہ صاف ہو جائے گا۔

قارئین یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے متعلق کوئی اختلاف نہیں تھا بلکہ اکابر غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے تھے۔ جماعت سے اختلاف سے چند ماہ قبل اخبار پیغام صلح میں انہیں لوگوں نے دو اعلان کئے ملاحظہ فرمائیں۔

"ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت ہی میں دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ تعالیٰ چھوڑ نہیں سکتے۔"

(اخبار پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

اسی طرح لکھا

"ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دُنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

(پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

بات اسی جگہ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ خلافت کے اختلاف سے پہلے مولوی محمد علی صاحب امیر اول غیر مبائعین بالکل اُسی عقیدہ پر قائم تھے جس پر ساری جماعت احمدیہ خلافت کے تابع قائم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دو زمانے گزرے ہیں۔ ایک زمانہ ۱۹۰۱ء سے قبل کا تو وہ ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو نبی کے نام سے یاد کرتا ہے لیکن آپ نبی کی وہ تعریف کرتے رہے جو عام طور پر مسلمانوں میں مسلم تھی کہ نبی وہی ہو سکتا ہے جو کوئی نئی شریعت لائے یا پچھلی شریعت کے بعض احکام منسوخ کرے یا یہ کہ اس نے بلا واسطہ نبوت پائی ہو اور کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو لیکن ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریرات میں باذنہ تعالیٰ خود کو آنحضرت ﷺ کی متابعت میں غیر شرعی نبی قرار دیا۔

غیر مبائعین کا یہ کہنا کہ آپ نبی نہیں ہیں تو کیا کوئی غیر مبائع یہ بتا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کیوں لکھی وہ کیا غلطی تھی اور کس بات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ اگر وہ بھول گئے ہوں تو میں لکھ دیتا ہوں۔

حضور فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس کے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ یہ جواب صحیح نہیں ہے حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۶)

اسی طرح آپ نے فرمایا۔

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ محدث کے معنے کسی لغت کی کتاب سے اظہار غیب نہیں۔ مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۹)

میں سمجھتا ہوں کہ تمام غیر مبائعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق آپ کی کتب کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے اور آپ کے دعویٰ اور دلائل سے مکمل واقفیت حاصل کرنی چاہئے۔

قارئین غور کریں گے اور دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ان کی کتب میں انکار نبوت کے متعلق جس قدر بھی حوالے پیش کئے جاتے ہیں وہ ۱۹۰۱ء کی کتب سے پہلے کے ہیں جبکہ اُن میں جہاں بھی آپ نے نبی کے لفظ سے انکار کی بات کی ہے اس انکار کی وجہ آپ نے اپنی کتب میں بارہا بیان فرما دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰۔۲۱۱)

اس طرح آپ فرماتے ہیں۔

"نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں"۔

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نبی کے حقیقی معنی پر غور نہیں کی گئی نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۶)

یہ آپ کا اعلان تھا کہ شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی بنا پر خدا تعالیٰ نے مجھے نبی قرار دیا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا۔

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے"۔

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۱)

نیز فرماتے ہیں۔

"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

اس طرح آپ نے فرمایا۔

"جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶)

جیسا کہ خاکسار نے پہلے لکھا ہے کہ خلافت ثانیہ کے انتخاب تک نبوت کے بارے میں کوئی اختلاف نہ تھا بلکہ مولوی محمد علی صاحب جو کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ۱۹۰۹ء تک ایڈیٹر رہے ہیں انہوں نے ایک بار نہیں بلکہ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کے نام سے یاد کیا اور لکھا ہے محترم موصوف کی تحریرات سے چند حوالہ پیش کرتا ہوں۔

مولوی محمد علی صاحب خواجہ غلام الثقلین ایڈیٹر عصر جدید کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آیا ایک متعصب آدمی جو ایک نبی کے خلاف رائے قائم کر چکا ہے جیسے آپ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اور ۔۔۔ ہمارے

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

مولانا محمد شعیب اللہ مفتاحی دیوبندی کی ہرزہ سرائیوں کے جواب میں

...... محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور ......

(قسط نمبر ۲)

گزشتہ سال یکم اکتوبر کے روزنامہ سالار بنگلور میں محمد شعیب اللہ دیوبندی نے سیدنا اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ سے بھرپور غلاظت آمیز مضامین لکھے اور جب مکرم محمد عظمت اللہ صاحب نے ان کے جھوٹ کی قلعی کھولتے ہوئے اخبار مذکورہ کو جوابی مضامین بھیجے تو اخبار نے شرافت اور صحافت کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کرلی۔ ان مضامین کو قسط وار اخبار بدر میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

ختم نبوت اور قادیانی

مولوی محمد شعیب اللہ مفتاحی صاحب کی تیسری قسط بعنوان "ختم نبوت اور قادیانی" اخبار روزنامہ سالار میں بتاریخ ۷۔۹۔۱۰۔۸ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بھی حسب سابق جھوٹ کا سہارا لیا گیا ہے تاکہ عوام ان کے جھوٹ کے جال میں پھنس کر جماعت احمدیہ کی طرف توجہ نہ کرسکیں۔ مولانا مذکور نے اس تیسری قسط میں حضرت مرزا صاحب کی تین ایسی پیشگوئیوں کو چنا ہے جو مشروط پیشگوئیاں ہیں اور مولانا مذکور نے ان پیشگوئیوں کو کتر و بیونت کر کے اپنی خباثت کو ظاہر کردیا ہے اور یہ بھی ظاہر کردیا ہے کہ وہ عوام کو کس حد تک گر کر دھوکا دے سکتے ہیں اور وہ کسی کی دشمنی میں اخلاق سے گر کر اخلاق رزیلہ تک پہنچ سکتے ہیں۔

۱۔ مولوی مفتاحی کا عظیم جھوٹ

"مرزا ایک جگہ لکھتا ہے تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ مدینہ اور قادیان (ازالہ اوہام ار ۳۴۳ حاشیہ) اخبار سالار مورخہ ۷۔۹۔۱۰۔۸)

جواب :۔ ازالہ اوہام کی اصل عبارت اس کتاب کے صفحہ ۱۴۰ حاشیہ پر یوں ہے۔

"حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ ———— میں ان کے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبیؐ کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔

(ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنه قريباً من القاديان تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔۔۔ ۔۔۔۔ میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰)

مولوی مفتاحی نے عوام کو دھوکہ دینے کیلئے آخر کا جملہ اڑا دیا ہے جس میں یہ لکھا تھا کہ یہ کشف تھا جیسا کہ ہر شخص جان سکتا ہے کہ حقیقت اور خواب میں بہت بڑا فرق ہے خواب کو حقیقت پر محمول کر کے عوام کو دھوکہ دینا مولوی مفتاحی کا ایک خاص فن ہے جسے دیوبندی ایجاد کہنا مناسب ہے۔

۲۔ مولوی مفتاحی کا دوسرا عظیم جھوٹ

"مرزا نے لکھا ہے "یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی"۔ (کشتی نوح صفحہ ۵)

پورا قرآن پڑھا جائے کہیں آپ کو اس میں یہ بات نظر نہیں آئے گی اور نہ ایسا اشارہ ملے گا جس سے یہ بات کسی صحابی نے تابعی نے امام تفسیر نے اخذ کی ہو یہ مرزا کا صریح جھوٹ ہے اور وہ بھی اللہ کی کتاب پر جھوٹ ہے جو جھوٹ کی بدترین قسم ہے اور جو جھوٹ بولے اس کا ایک شریف انسان ہونا بھی ممکن نہیں تو پھر مقام نبوت پر وہ کیسے براجمان ہوسکتا ہے۔ (اخبار سالار بتاریخ ۷۔۹۔۱۰۔۸)

جواب : خدا کی مسجد میں منبر رسولؐ پر کھڑے ہو کر جھوٹ بولنے والے کو کیا کہیں ابلیس یا شیطان انسان تو اسقدر تحت الثریٰ میں نہیں گر سکتا۔ ایسا خبیث کہ نہ اُسے ذلت کا خوف نہ رسول کا خوف نہ خدا کا خوف نہ آخرت کا خوف ہو وہی ایسا جھوٹ پر جھوٹ بولے جاتا ہے جیسا یہ مولوی مذکور حضرت مرزا صاحب کے خلاف بک رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں طاعون کا ذکر نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے حضرت مرزا صاحب کی مخالفت نے ان کی بینائی بھی چھین لی ہے "قرآن مجید میں لکھا ہے۔ ترجمہ :۔ کہ ہم اُن کیلئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو اُن کو کاٹے گا کیونکہ لوگ خدا کی آیات پر یقین نہیں کرتے۔ (النمل)

کَلْمَہُ کے معنی لغت میں زخم لگانے کے بھی ہیں چنانچہ طاعون کا کیڑا بھی انسانوں کو کاٹتا ہے اور اس سے طاعون ہو جاتی ہے۔ حدیث مسلم میں ہے یعنی پس خدا کا نبی مسیح موعود اور اُس کے صحابی متوجہ ہوں گے اور خدا تعالیٰ ان کے مخالفوں کے خیموں میں ایک پھوڑا (طاعون) ظاہر کرے گا۔ پس وہ صبح کو ایک آدمی کی موت کی طرح ہو جائیں گے" (نغف کے معنی پھوڑا اور طاعون ہیں) مسلم جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۲۷۷ مصری باب ذکر صفة الدجال)

بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶ میں لکھا ہے۔ ترجمہ امام مہدی کی علامات میں سے یہ ہے کہ اُس کے سامنے دو قسم کی موتیں ہوں گی پہلی سرخ موت اور دوسری سفید موت سرخ تو تلوار (لڑائی) ہے اور سفید موت طاعون ہے"۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں قرآن مجید و احادیث کا حوالہ دیا ہے فرمایا۔

یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے حجت ان پر پوری ہو جائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کھڑا کریں گے وہ لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کرے گا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے"۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۸)

"یاد رہے کہ اہل سنت کی صحیح مسلم اور دوسری کتابوں اور شیعہ کی کتاب اکمال الدین میں بتصریح لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ اکمال الدین جو شیعہ کی بہت معتبر کتاب ہے اس کے صفحہ ۳۴۸ میں۔۔۔ لکھا ہے کہ یہ بھی اس کے ظہور کی نشانی ہے کہ قبل اس کے کہ قائم ہو۔ یعنی عام طور پر قبول کیا جائے دنیا میں سخت طاعون پڑے گی"۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۸)

یہ ہے وہ صداقت کا جادو جو سر چڑھ کر بول رہا ہے مگر مولوی مفتاحی کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں طاعون کا اشارہ تک نہیں ہے اس لئے حضرت مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ جو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تین جھوٹ بولنے کا الزام لگا سکتے ہیں وہ حضرت مرزا صاحب کو کب بخشیں گے۔ جھوٹ تو مولوی مفتاحی کا کھانا پینا ہے۔ جھوٹ کے گند پر ہی ان کی روزی روٹی کا دارومدار ہے۔

۳۔ مولوی مفتاحی لکھتے ہیں : مرزا لکھتا ہے ہم نے ثابت کردیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد اپنے وطن سے ہجرت کر گئے تھے جیسا کہ آثار (احادیث) میں آیا ہے اور اللہ نے اس کی عمر ایک سو بیس سال کی پوری کی جیسا کہ نبی مختار کی حدیث ہے۔ (حقیقۃ المہدی صفحہ ۲۱)

مرزا کی عربی عبارت کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے اس میں احادیث کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ کا مصلوب ہونے کے بعد ہندوستان آنا اور یہاں اپنی بقیہ عمر کا پورا کرنا بیان کیا ہے مگر یہ ایسے ہی شخص کا کلام ہوسکتا ہے جس کو جھوٹ بولنے کی لت لگی ہوئی ہو اور وہ جھوٹ بولنے میں انتہائی درجہ کی بے شرمی پر اتر آیا ہو۔ پورے ذخیرہ حدیث میں ایک روایت بھی ایسی موجود نہیں جس میں اس کا ذکر ہو اور اس سے بھی عجیب جھوٹ مرزا کا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مزار کشمیر میں ہے۔

(دیکھو مرزا کی کتب حقیقۃ المہدی صفحہ ۲۲، مسیح ہندوستان میں باب چہارم وغیرہ)

یہ بھی صریح جھوٹ ہے۔ مگر مرزا ہے کہ لکھتا چلا گیا ہے۔ کیا ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے ؟ قادیانی لوگ جو مرزا کو نبی مان کر اپنا ایمان خراب کر چکے ہیں وہ سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کریں۔

(اخبار سالار مورخہ ۷۔۹۔۱۰۔۸)

جواب : آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے ان عیسیٰ ابن مریم عاش عشرين و مأة کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال زندگی گذاری۔

(کنز العمال و طبرانی بروایت فاطمۃ الزہراء جلد ۶ صفحہ ۱۲۰)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلتے رہو ایسا نہ ہو کہ تم پہچانے جاؤ اور تمہیں تکلیف دی جائے۔

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی یعنی ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو نشان بنایا اور دونوں کو ایک اونچی زمین کی طرف پناہ دی جو آرام والی اور چشموں والی جگہ ہے۔ (سورۃ المومنون ع آیت ۵۱)

مولوی مفتاحی صاحب کے استاد و پیرو مرشد جناب شمس نوید عثانی جنہوں نے کئی سال پہلے یہاں بنگلور آکر مولوی مفتاحی کے ہاں قیام فرمایا تھا اپنی کتاب "اگر اب بھی نہ جاگے" تو میں لکھتے ہیں۔

کرائسٹ اِن کشمیر میں عزیز کشمیری نے لکھا ہے کہ ان دنوں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد ہندوستان میں آکر بس گئی تھی جن کے نشانات بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔ کشمیر کے گوجر لوگ اپنے کو اترائن قبیلے کا بتاتے ہیں ان کے نام اب بھی یہودی ڈھنگ کے ہوتے ہیں وہ عبرانی سے ملتی جلتی زبان بولتے ہیں، واضح رہے کہ یہودیوں میں بھی عبرانی زبان چلتی ہے ان کے گھروں کے نام بھی یہودیوں جیسے ہیں عیسیٰؑ خود بھی یہودی خاندان میں پیدا ہوئے تھے اور ان دنوں ہندوستان میں آنے والے یہودی تاجروں کے ساتھ یہاں آگئے تھے۔۔۔ درائگی سوامی آننگر کے لکھے ہوئے Long missing links & discoveries about Aryans

"ایک بار شکا دیش ہمالیہ سے آگے ہوڑ دیش گئے وہاں انہوں نے ایک سفید پوش گورے رنگ کے سنت کو پہاڑوں میں گھومتے ہوئے دیکھا۔ شکا دیش نے ان سے تعارف چاہا تو سنت نے کہا کہ عیسیٰؑ میرا نام ہے۔ میں نے کنواری ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہے اور میں غیر ملک سے آیا ہوں مجھے مسیح کہا جاتا ہے۔۔۔

(بھوشیہ پران کے پرسنگ ۳ ادھیائے ۲۲ کے ۲۱ سے ۴۶ شلوک) کتاب اگر اب بھی نہ جاگے تو صفحہ ۶۰۔۶۱)

علامہ اقبال دیوبندیوں کے مفکر اسلام ہیں ان کی ایک نظم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ کو اخبار الحکم میں شرف ہندوستان کے زیر عنوان چھپی جس کا ایک شعر یہ تھا۔

گوتم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے
عیسیٰ کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم ہے

(صفحہ ۱۲) (باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

روزانہ چار لیٹر سادہ پانی پینا بیماریوں کیلئے مفید ہے

حال ہی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں طبی نقطہ نگاہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کثرت سے صاف، سادہ پانی پینا انسانی صحت کو قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے اور اس کے ذریعہ سے بعض بیماریوں کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے۔ کتاب کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

انسان کے جسم میں تین چوتھائی پانی ہوتا ہے پانی کی کمی سے جسم کو نقصان پہنچتا ہے اور اگر یہ کمی برقرار رہے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ انسانی صحت کا راز جسم میں پانی اور نمکیات و کیمیات کے توازن کے درست رہنے میں ہے۔ ایک اوسط بالغ آدمی روزانہ تقریباً چھ پائنٹ (۳ء۴ لیٹر) پانی جسم سے خارج کرتا ہے۔ نصف لیٹر پسینہ، ایک لیٹر سانس اور کوئی دو لیٹر پیشاب کے ذریعہ خارج ہوتا ہے گویا جسم کی مشین کو چلتے رہنے کیلئے مسلسل پانی درکار ہوتا ہے۔ یہ جاننے کیلئے کسی لمبے چوڑے حساب کی ضرورت نہیں کہ جتنا پانی روزانہ جسم سے خارج ہوتا ہے اتنا داخل کرنا بہر حال ضروری ہے اور اگر یہ کمی پوری نہ کی جائے تو جسم کی مشین میں کہیں نہ کہیں کوئی خرابی ضرور پیدا ہوگی جس سے بیماری پیدا ہوگی۔ کتاب کے مصنف نے جو ریسرچ کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کم پانی پیتے رہنے سے کئی تشویشناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن میں دمہ، ہائی بلڈ پریشر، معدہ کا السر (Ulser) انجائنا، سر درد، کمر درد، جوڑوں کا درد، قولنج (Colitis)، کھچاؤ تناؤ (Stress)، ذیابیطس اور موٹاپا وغیرہ شامل ہیں۔ نیز الرجی کی تکلیف کئی شکلیں اختیار کر سکتی ہیں۔ جسم کے پیاسے خلیات (Cells) پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کئی قسم کے ردّعمل ظاہر کرتے ہیں۔ جو بعض دفعہ اتنے شدید ہوتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں بیماریاں بن جاتی ہیں۔ انہی کو الرجک ری ایکشن بھی کہا جاتا ہے۔

کتاب کے مصنف ڈاکٹر فریدون ایرانی نژاد امریکی ہیں۔ جب ایران میں خمینی انقلاب آیا تو ان کو سزائے موت سنائی گئی۔ وہ ایران کی ایک جیل میں اڑہائی سال قید رہے جہاں تین ہزار اور قیدی بھی تھے۔ جیل میں علاج معالجہ کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر تھیں چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو مجبوراً قیدیوں کا علاج پانی اور نمک وغیرہ سے کرنا پڑتا تھا۔ وہ حیران ہوئے کہ پانی بطور دوا کے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ قیدیوں پر اس تھیوری کو آزمانے کیلئے تجربے کرتے رہے اور بڑی احتیاط سے انہیں ریکارڈ کرتے رہے۔ انہوں نے دو ہزار سال پرانے ایرانی حکماء کے تجربوں کی تصدیق کو جو درد اور صدمہ کی حالت میں مریض کو پانی پلایا کرتے تھے اور اس کی زبان پر نمک رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بناء پر ان کی جان بخشی کر دی گئی۔

ڈاکٹر صاحب کے پاس ایک قیدی سخت پیٹ درد کی حالت میں آیا انہوں نے اسے دو گلاس پانی پلایا اور آٹھ منٹ کے بعد درد دور ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں جسم میں بعض کیمیکلز ہوتے ہیں جو جسم کے افعال کو درست حالت میں رکھتے ہیں وہ تب ہی کام کر سکتے ہیں جب وہ پانی میں حل ہوں۔ ایک ایسا کیمیکل (Histamine) بھی ہے جو دماغ سے پیغام لاتا ہے اور جسم میں پانی کی تقسیم اور استعمال کو صحیح رکھتا ہے۔ نیز جسم کے دفاعی نظام کو کنٹرول کرتا ہے لیکن خود ہسٹامین کا کام بھی تبھی درست رہتا ہے جب جسم میں مناسب مقدار میں پانی موجود ہو۔ جب جسم میں پانی کی کمی ہو جائے تو اس کی مقدار پانی کے تناسب سے بڑھ جاتی ہے اور اس کا عمل نارمل حالت سے زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ردعمل کے طور پر جسم کے ہوا کے راستے بند ہونے لگتے ہیں اور سانس لینے میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ دمہ کے مریضوں کے پھیپھڑوں (Lungs) میں (Histamine) نارمل مقدار سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ اگر ایسی حالت میں جسم میں پانی کم ہوگا تو پھیپھڑے بلغم (Mucus) پیدا کرتے ہیں جس کو پتلا کرنے کیلئے نمک درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ دمہ کے مریضوں کو تکلیف کے وقت نمک کا استعمال بڑھا دینا چاہئے بلکہ جب دیکھیں کہ دمہ والی کیفیت ہو رہی ہے تو نمک زبان پر رکھ لیں جس سے دماغ یہ سمجھے گا کہ جسم میں نمک پہنچ گیا ہے اور وہ بلغم کو پتلا کرنے کی ہدایات جاری کر دے گا جس کے نتیجہ میں جسم کے ہوا کے سکڑے ہوئے رستے کھل جائیں گے اور دمہ کا مریض بہتر محسوس کرنے لگے گا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اگر کوئی دمہ کا مریض ان کی ہدایات کے مطابق پانی پیئے گا تو وہ دو ہفتوں میں ٹھیک ہو جائے گا۔ زیادہ پانی پینا معدے کی تیزابیت اور قبض کیلئے بھی مفید ہے۔ پانی صاف ہونا چاہئے اور ابلا ہوا ہو تو بہتر ہے۔ سمندری نمک عام نمک سے بہتر ہے۔ جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) دور کرنے کیلئے نمکین پانی ہی استعمال کرتے ہیں۔ ہسپتالوں میں بھی نمکین پانی کا ڈرپ لگاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں احتیاط کی بھی ضرورت ہے۔ پانی اور نمک کا استعمال بڑھانے سے پہلے ہائی بلڈ پریشر، دمہ، ذیابیطس اور دل کے مریض جو کوئی دوا استعمال کر رہے ہوں اپنے معالج سے ضرور مشورہ کریں۔ نمک سے پریشر فوراً بڑھ جاتا ہے۔

ڈاکٹر فریدون کہتے ہیں کہ چائے اور کولا قسم کے جو مشروبات بازار میں ملتے ہیں وہ پانی کی اس چار لیٹر کی حد میں شامل نہیں جو بالغ آدمی کو روزانہ پینا چاہئے۔ بلکہ یہ مشروبات تو اصل مقصد کے خلاف کام کرتے ہیں۔ ان میں کیفین (Caf-feine) شامل ہوتی ہے جو پیشاب آور ہونے کی وجہ سے جسم سے پانی کو خارج کرتی ہے۔ اس لئے کافی کے ہر کپ کے بعد اس کے اثر کو زائل کرنے کیلئے اتنا ہی سادہ پانی پینا چاہئے۔ یہی صورت پھلوں کے جوس کی ہے۔ سنگتروں کا جوس پینے سے جسم میں اتنی پوٹاشیم داخل ہو جائے گی جو جسم کے اندرونی توازن کو بگاڑ سکتی ہے لہٰذا صاف سادہ پانی ہی استعمال کرنا چاہئے۔

(ماخوذ از: "Your Body's many cries for water" by Dr. Fereydoon Ghelidj, Boo Books)

ہوا کے بعد پانی انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ پیاس مٹانے کیلئے سادہ پانی سے بہتر کوئی مشروب نہیں۔ پانی تھوڑا پینے سے زہریلے مادے جسم میں جمع ہو جاتے ہیں جو بیماریوں کا موجب بنتے ہیں۔ آج کل بازاری مشروبات نے ہر طبقہ کے لوگوں کو مشکل سے دوچار کر رکھا ہے بہت ہیں جو پانی کی بجائے مختلف کولے ہی پیتے ہیں اور اس طرح نہ صرف پانی کے فوائد سے محروم رہتے ہیں بلکہ الٹا اپنے جسم میں غیر ضروری اور نقصان دہ کیمیکلز جمع کرتے ہیں۔

(چوہدری خالد سیف اللہ خان آسٹریلیا)

☆......☆......☆

میاں نواز شریف مجھے امام مہدی سمجھتے ہیں

طاہر القادری......

پاکستانی عوامی اتحاد اور پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ۔

وزیر اعظم میاں نواز شریف کو ان سے زیادہ بہتر اور کوئی نہیں جانتا اس لئے وہ پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ میاں نواز شریف جنرل ضیاء الحق کی طرح آمر مطلق بننے کا منصوبہ رکھتے ہیں اور اس مقصد کے تحت ہی وہ اپنے اقتدار کے راستے میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ شب یہاں اپنی اقامت گاہ پر کالم نگاروں کے ساتھ ایک طویل نشست میں کیا۔ انہوں نے میاں نواز شریف کے ساتھ اپنی سابقہ رفاقت اور پھر ان کے ساتھ اختلافات کے پس منظر سے بھی آگاہ کیا اور انکشاف کیا کہ ایک وقت وہ بھی تھا جب میاں نواز شریف ان کے ساتھ عقیدت کی انتہاء میں انہیں امام مہدی کا درجہ دینے لگے تھے۔ اس سلسلے میں ایک دن میاں نواز شریف نے جب وہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ انہیں اپنے گھر دعوت دی اور ایک کمرے میں بٹھا کر کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں آپ سے جو بات پوچھنے والا ہوں وہ صرف میرے اور آپ کے درمیان رہے گی اس لئے میرے دل میں آپ کے بارے میں جو تاثر ہے اس پر آپ میری تسلی کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے استفسار پر میاں نواز شریف نے مجھے کہا کہ میرے دل میں یہ تاثر قائم ہو گیا ہے کہ کہیں آپ امام مہدی تو نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف کی اس بات پر میں نے خود بھی استغفار پڑھا اور میاں نواز شریف کو بھی توبہ کرنے کیلئے کہا۔ چنانچہ میاں نواز شریف نے میری موجودگی میں توبہ کی۔

(نوائے وقت ۲۶ مارچ ۹۸ء)

چیچنیا میں دفنائے گئے لوگوں کی شناخت کیلئے لیبارٹری قائم

گروزنی ۲۱ اپریل (نودوستی) چیچنیا میں روسی فوج کی کارروائی کے دوران جن لوگوں کو لاوارث سمجھ کر اجتماعی قبروں میں دفنایا گیا تھا، ان کے ڈھانچوں کو قبروں سے نکال کر ان کی شناخت کیلئے ایک لیبارٹری قائم کی گئی ہے۔ یہ جانکاری چیچنیا کے نائب وزیر اعظم اور لاپتہ لوگوں کی تلاش سے متعلق کمیشن کے چیئرمین مسٹر خاص بیگ محاتیف نے گذشتہ روز یہاں ایک پریس کانفرنس میں دی۔ مسٹر خاص بیگ نے کہا کہ اس سلسلہ میں اصل رکاوٹ جمہوریہ میں کولڈ سٹوریج کی کمی ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ اس سلسلہ میں ضروری ساز و سامان کیلئے روس سے درخواست کی گئی ہے جو کسی بھی لحہ یہاں پہنچ سکتا ہے۔ مسٹر خاص بیگ کے مطابق اس کام کیلئے چیچن ماہرین کی تربیت کا کام بھی پورا ہو گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ چیچنیا میں کل ملا کر ۲۵۰ سے زیادہ رجسٹرڈ قبرستان ہیں، مسٹر خاص بیگ نے وضاحت کی کہ تقریباً ۳ ہزار روسی اور چیچن لاپتہ ہیں جن کی تلاش کیلئے مختلف قبرستانوں میں جانا ہوگا مسٹر خاص بیگ نے کہا کہ قبروں کو پھر سے کھودنے اور شناخت کیلئے لاشوں کو باہر نکالنے کا کام عدالت کی اجازت کے بعد ہی کیا جائے گا اور اس موقع پر چیچنیا کے مفتی اعظم اور روسی آرتھوڈوکس چرچ کے نمائندے موجود ہوں گے۔

بدر قرآن مجید میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کی نشانیوں میں سے ایک "واذا القبور بعثرت" یعنی جب قبریں اکھیڑی جائیں گی بھی قرار دی گئی ہے۔

اخراج از نظام جماعت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل افراد کو اخراج از نظام جماعت کی سزا دی ہے۔ مطلع رہیں۔

۱۔ مکرم منیر احمد صاحب مدراسی (چنائی)
۲۔ عبدالرحمٰن صاحب ،،
۳۔ فیض احمد صاحب ،،
۴۔ ابراہیم صاحب ،،
۵۔ سید پرویز احمد عادل قادیان
۶۔ ایاز محمود قادیان۔

(نائب ناظر امور عامہ قادیان)

بلی نے اپنے مالک کو قتل کے الزام میں پکڑوادیا

عدالتوں میں ثبوت جرم کیلئے انسانوں کے ڈی این اے تواب تک استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن کینیڈا کی عدالتی تاریخ میں پہلی بار ایک ملزم کو کسی حیوان کے ڈی این اے کی گواہی پر سزا ملی ہے۔ رسالہ "نیچر" واقعہ کو بیان کر کے لکھتا ہے کہ یہ ایک ایسی عدالتی نظیر ہے جس سے جرم کی تفتیش کا ایک نیا باب کھل گیا ہے۔

واقعات کے مطابق اکتوبر ۱۹۹۴ء میں ایک بتیس سالہ عورت جو کینیڈا کے پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ کی رہنے والی تھی اچانک گھر سے غائب ہو گئی۔ پولیس نے چند روز کے بعد اس کی خون آلود کار کو برآمد کر لیا جو وقوعہ قتل کے بعد کہیں چھوڑ دی گئی تھی مزید تین ہفتوں کے بعد ایک مردانہ جیکٹ بھی کہیں پڑی ہوئی مل گئی جس پر مقتولہ کے خون کے چھینٹے اور کسی بلی کے ستائیس بال گرے ہوئے تھے۔ یہ بال قاتل کی اپنی بلی کے تھے اور انہی نے اپنے مالک کے خلاف گواہ بن کر اسے پکڑوادیا۔

پولیس نے پہلے تو جیکٹ پر گرے ہوئے بالوں کا تجزیہ کر کے ان کا ڈی این اے حاصل کیا اور پھر مشتبہ فرد کی بلی کے ڈی این اے سے مقابلہ کیا تو وہ دونوں ایک نکلے۔ پھر مزید تسلی کے لئے کینیڈا اور امریکہ کی ۲۸ بلیوں کے ڈی این اے حاصل کر کے ان سے مقابلہ کیا لیکن وہ سب مختلف نکلے۔ چنانچہ بلی کا مالک گرفتار کر لیا اور جیوری کے سامنے بلی کی گواہی پیش کی گئی جو تسلیم کر لی گئی اور قاتل کو سزائے موت دی گئی۔ قاتل مقتولہ کا ڈی فیکٹو (بالفعل) خاوند تھا۔ اور دونوں کے تعلقات کچھ عرصہ سے کشیدہ تھے۔ قاتل بھی آہ بھر کر کہتا ہوگا میری بلی اور مجھ کو میاؤں۔

انسان کا عمل بھی پرندے کی طرح ہے جو خود تو اڑ جاتا ہے لیکن پیچھے اپنے آثار اور نشان چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس طرح انسان کے اچھے برے اعمال کے لاتعداد نشانات اس کے اپنے وجود کے اندر اور ارد گرد گواہیوں کے طور پر جمع ہوتے رہتے ہیں ان کا اکثر حصہ تو زندگی میں مخفی ہی رہتا ہے لیکن اس روز وہ سب ظاہر ہو جائیں گے جس کے بارہ میں خدا نے فرمایا یوم تبلی السرائر یعنی جس دن پوشیدہ بھید ظاہر کر دئے جائیں گے [الطارق ۱۰] سوائے اس کے جس پر اللہ رحم فرمادے۔ الا من رحم اللہ۔ (الدخان ۴۳)

مذہب کے نام پر سیاست

مذہب کے نام پر سیاست کا یہ اثر ہوا کہ اکثر مذہبی عبادتگاہوں کو لوہے کی چاردیواری سے گھیر دیا گیا ہے۔ خالص مذہبی لوگوں کے جذبات پر یہ ایک گہری چوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

وشوناتھ مندر ہو یا متھرا کا کاشی مندر چاہے پاکستان کی بڑی بڑی مسجدیں ہوں سب اللہ کے گھر آج غیر محفوظ ہو گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ مذہب سے لوگوں کے دل دھیرے دھیرے ہٹ رہے ہیں۔

میرا یہ ماننا ہے کہ جب راج نیتی مذہب پر حاوی ہو جائے تو سخت قسم کی مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ سیاست و مذہب دو الگ الگ اور جداگانہ چیزیں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ مذہب میں باطنی ترقی ہوتی ہے جبکہ سیاست میں ظاہری طاقت کا مظاہرہ ہوتا ہے جب بھی مذہب میں سیاست کی مداخلت ہوئی تو انجام ہمیشہ برا ہوا۔ اس کی کئی مثالیں ہندوپاک میں دی جاسکتی ہیں جیسے بابری مسجد کا ٹوٹ جانا۔ چرار شریف میں آگ کا لگ جانا۔ سورن مندر میں آپریشن بلیو سٹار اور پاکستان کی مسجدوں میں قتل عام۔

حیرت ہے کہ جنتا بیدار نہیں ہوتی کبھی لوگوں کے دلوں میں یہ خیال نہیں اٹھتا کہ آخر مذہب و سیاست کا تعلق ہی کیا ہے مذہبی سیاستدان ایشور و خدا کو ہتھکنڈا بنا کر اپنا فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور عوام کو گمراہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں مثال کے طور پر جامع مسجد کے امام بخاری کو ہی لیجئے جس سیاسی گروہ سے ان کا فائدہ وابستہ ہو اس کے حق میں ووٹ دینے کیلئے فتویٰ جاری کر دیتے ہیں۔ اب سے تقریباً ۲۲ برس قبل ۴۵۰ روپے پر امامت کرنے والے بخاری صاحب کے پاس آج بنگلہ ہے۔ گاڑی جیسی سبھی سہولتیں موجود ہیں۔ بخاری صاحب کے پاس یہ تمام سہولتیں صرف مذہب کے نام پر سیاست کرنے کے طفیل ہی تو ہیں۔ جس کا نتیجہ بھگتنا پڑ رہا ہے بھولی بھالی جنتا کو۔

(عقیل احمد سہارنپوری معلم وقف جدید بیرون آگرہ سرکل)

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
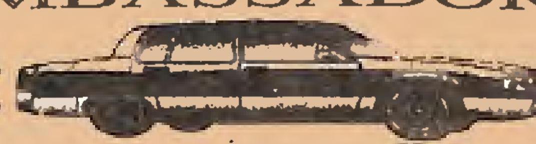
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

بقیہ صفحہ : (۹)

نبی کریم ﷺ کے خلاف کر چکے ہیں وہ ایسی مبہم باتوں میں ایک نبی کے خلاف اعتراض پر ہاتھ ڈال سکتا ہے یا نہیں"۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ر نمبر ۱۰ صفحہ ۳۹۵)

اس طرح ایک اور مقام پر لکھتے ہیں۔

"انبیاء علیہم السلام شہرت پسند نہیں ہوتے اور یہ اسلئے ہوتا ہے کہ ناپاک لوگوں کو اس اعتراض کا موقعہ نہ ملے کہ وہ ایک جاہ طلب اور شہرت پسند انسان ہے۔ جس نے یہی ایک ذریعہ شہرت حاصل کرنے کا سوچ لیا ہے ان کے لئے اپنے گوشۂ خلوت سے باہر نکلنا سب سے زیادہ مشکل ہوتا ہے مگر اپنے مولیٰ کی رضا کیلئے اور اس کی فرمانبرداری میں وہ اپنی تمام خواہشات کو چھوڑ کر اسی کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی حالت ہمارے نبی کریم ﷺ کی تھی جیسا کہ متواتر روایات سے معلوم ہوتا ہے اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دُنیا کی اصلاح کے لئے مامور اور نبی کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پسند نہیں۔ بلکہ ایک عرصہ دراز تک جب تک اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا کہ وہ لوگوں سے بیعت توبہ لیں آپ کو کسی سے کچھ سروکار نہ تھا اور سالہا سال تک گوشۂ خلوت سے باہر نہیں نکلے۔ یہی سنت قدیم سے انبیاء کی چلی آئی ہے"۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۳۱۔۱۳۲)

اسی طرح آپ نے ایک اور موقعہ پر لکھا۔

"چونکہ یہ فتنہ ہر چہار اکناف عالم میں پھیل چکا ہے اسلئے یہی آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ نمبر ۳ صفحہ ۸۳)

نیز فرماتے ہیں۔

"آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے انہیں آخرین کہا گیا ہے اور یہی وہ لفظ ہے جو بعینہ یا جس کے مترادف الفاظ ان تمام پیشگوئیوں میں لکھے ہوئے ہیں جو مسیح موعود کے نزول کے متعلق ہیں"۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ نمبر ۳ صفحہ ۹۶)

اسی طرح ایک جگہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی آخر زمان بیان کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"ان ابتدائی اور خارجی امور کے فیصلہ سے ہم اب اس حالت میں ہو گئے ہیں کہ اس نبی آخر زمان کے دعویٰ کی تصدیق کو سمجھنے کیلئے اندرونی شہادت پر غور کریں"۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ نمبر ۳ صفحہ ۹۹)

مولوی محمد علی صاحب کے ساتھیوں میں سے ایک ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہیں آپ فرماتے ہیں۔

"حاصل کلام یہ کہ نبی اور رسول ہوں گے مگر ساتھ ہی اُمتی بھی ہوں گے کیونکہ اس طرح بسبب اُمتی ہونے کے ان کی رسالت و نبوت ختم نبوت کے منافی نہ ہو گی"۔

(پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

بالکل یہی عقیدہ متفقہ طور پر ساری جماعت احمدیہ کا ہے ایک مرتبہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں عدالت میں بطور گواہ کے پیش ہوئے تو مولوی صاحب موصوف نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے استفسار پر کہا کہ

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

اسی طرح مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی ہی میں مولوی کرم الدین مستغیث کی طرف سے جرح پر مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ۔

"مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے"۔

(ورق مسل صفحہ ۳۶۲)

اخبار پیغام صلح کا ایک اعلان پڑھیں۔ لکھا ہے کہ۔

"ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار "پیغام صلح" کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول۔ اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دُنیا کی نجات حضرت نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہم اس کے خلیفۂ برحق سیدنا و مرشدنا و مولانا حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح کو بھی سچا پیشوا سمجھتے ہیں اس اعلان کے بعد اگر کوئی ہماری نسبت بدظنی پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔

(اخبار پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۲)

ایسے اعلانات کے بعد بھی اگر غیر مبائعین یہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تو پھر بقول ان لوگوں کے ان کا معاملہ خود خدا کے ساتھ ہے ہم کیا کر سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ : (۹)

علامہ نے دوسرے مصرعہ پر حاشیہ میں تحریر فرمایا بعض کے خیال میں حضرت مسیح علیہ السلام بھی کشمیر میں مدفون ہیں۔

مولوی مقاتی صاحب جھوٹ کی نجاست پر اس طرح منہ مار رہے ہیں کہ ان کی توجہ ذرا بھی اِدھر اُدھر ہوتی ہی نہیں ہر اعتراض ان کا حضرت مرزا صاحب پر ہے اس لئے ہم نے آئینہ ان کے سامنے کر دیا ہے تاکہ خود اپنا منہ دیکھیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

(091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday, 28th May 1998 Issue No : 22

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 68)

چہرے، ہونٹ اور زبان کا کینسر

کونیم
ہونٹوں اور چہرے کے کینسر میں کارآمد ہے۔

سسٹس
نچلے ہونٹ کے کینسر میں مفید ہے۔ اس کے کینسر میں جریان خون کا رجحان پایا جاتا ہے۔

سکوٹا وروسا
ہونٹوں کے کینسر میں مفید ہے۔

کالی سائینیٹم
زبان اور ہونٹوں کے کینسر میں مفید ہے۔ اس کی علامت میں بولنے سے تکلیف کا بڑھنا اور گلے میں سوراخ ہونا شامل ہے۔

سیپیا
ہونٹوں، ناک کے کناروں اور آنکھ کے چھپر کے کینسر میں مفید ہے لیکن اس کے مزاج کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔

کنڈورانگو
زبان کے کینسر میں فائدہ مند ہے۔

فائٹولاکا
ناک کے کینسر میں مفید ہے

کروٹیلس
زبان کے کینسر میں بہترین دوا ہے اگر ساتھ سیاہی مائل خون کا اخراج بھی ہو۔

میوراٹک ایسڈ
زبان کے کینسر میں مفید ہے۔ اس کی علامتوں میں بے انتہا کمزوری کا احساس اور کالے رنگ کی قے بھی شامل ہے۔

آرم میور
زبان اور ناک کے کناروں کے کینسر میں مفید ہے۔

الیومن
ناک کے کینسر میں فائدہ دیتی ہے۔

لائیکوپوڈیم
نچلے ہونٹ کے کینسر میں مفید ہے۔

برومیم
پھیپھڑوں کے کینسر میں یہ دوا مفید ہے۔

رحم کا کینسر

ارجنٹم مٹلکیم
عورتوں کی بیماریوں میں چوٹی کی دوا ہے۔ خاص طور پر رحم کے مونہہ کے کینسر میں بہت مفید ہے اگر آغاز میں ہی دے دی جائے۔ اگر بڑھ جائیں تو اس میں بھی کارآمد ہے۔

برائیٹا کارب
رحم کے مونہہ کے کینسر میں بہت کارآمد سمجھی جاتی ہے۔

کاربو اینا میلس
رحم کے مونہہ کے کینسر میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ درد رانوں سے نیچے اترتی ہے۔

آرسنک آئیوڈائیڈ
رحم اور اووری کے کینسر میں بہت موثر دوا ہے۔ اور کینسر کو بڑھنے سے روکتی ہے۔ اس کے اخراج میں شدید بو اور جلن شامل ہے۔

کروٹیلس
رحم کے کینسر میں کارآمد ہے۔ اس کی علامتوں میں سیاہی مائل اور بدبودار خون کا اخراج شامل ہے۔

کونیم
رحم کی گردن کے کینسر میں فائدہ مند ہے نیز اگر خصیۃ الرحم میں بڑھنے کا رجحان ہو۔ رحم کی گردن میں ڈنگ دار دردیں بھی ہوں۔

سپائجیلیا
رحم کے کینسر میں مفید ہے۔ اس میں پورے پیڑو میں درد اور دباؤ کا احساس ہوتا ہے اور دردیں نیچے کی طرف جاتی ہیں۔ نیز یوٹرس سے جلن کا احساس اور کھڑے ہونے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔

کلکیریا فاس
رحم اور اووری کے کینسر میں بہت مفید ہے۔

کلکیریا آرس
رحم کے کینسر میں بہت مفید ہے اگر مسلسل ہلکا ہلکا خون جاری رہے اور وہ تیزابی اور بدبودار بھی ہو۔

سلیشیا
رحم کے کینسر میں مفید ہے۔

نیٹرم کارب
رحم کے کینسر میں فائدہ مند ہے اس کی علامت میں رحم کی گردن کا بڑھنا اور متشرہ اعضاء میں سوجن اور سرخی کا ہونا شامل ہے۔

کارسنوسن
رحم کے کینسر میں مفید ہے۔ اس کی خاص علامت شدید درد، بدبودار مواد کا خارج ہونا اور جریان خون ہے۔

لیپس البم
رحم کی گٹھلیوں کی بہترین دوا ہے۔ نیز رحم کے کینسر میں بھی کارآمد ہے لیکن اس وقت کام کرتی ہے جب تک اس میں السریشن نہ پیدا ہوئی ہو۔ ۳۰ اور ۲۰۰ میں فائدہ مند ہے۔

کاربونیم سلف
اووری کے کینسر میں مفید ہے۔ اس میں Ovaries سکڑنے لگتی ہیں۔

فیرم مٹلکیم
رحم میں گٹھلیوں کے لئے مفید ہے۔

معدہ کا کینسر

کروٹیلس
معدہ کے کینسر میں مفید ہے اس کی علامتوں میں قے میں صفرا اور خون کا پایا جانا شامل ہے۔

کیڈمیم سلف
معدہ کے کینسر میں مفید ہے۔ اس کی علامتوں میں شدید ڈائیریا، نظام ہضم کا ختم ہونا اور بھوک کا نہ لگنا شامل ہے۔

کریوزوٹ۔ کونیم
معدے کے کینسر کے آغاز میں دونوں ملاکر دی جائیں تو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

کنڈارانگو
معدے کے کینسر کے آغاز میں فائدہ پہنچاتی ہے۔ اس کی علامتوں میں مونہہ کے کناروں کا پھٹنا اور معدے میں شدید درد بھی شامل ہے۔

فاسفورس
معدہ کے کینسر میں مفید ہے۔ اس کی علامتوں میں معدہ کے اوپر کا حصہ کا بہت حساس ہونا، مسلسل متلی، قے کھٹی اور بدبودار جو سیاہی مائل کافی جیسی رنگت کی ہو، پیٹ اندر دھنسا ہوا شامل ہے۔ نیز ایک علامت یہ بھی ہے کہ پیٹ پر ہاتھ لگانے سے سختی کا احساس ہوتا ہے۔

میزیریم
معدے کے کینسر میں اس وقت کام آتی ہے جب سر پر ایگزیما کا بھی رجحان ہو۔

چیلی ڈونیم
معدے کے کینسر میں بہت کارآمد ہے۔ اس کی علامتوں میں معدے میں خالی پن اور کھرچن کا احساس ہوتا ہے۔

ہڈیوں کا کینسر

فاسفورس
ہڈیوں کے کینسر میں چوٹی کی دوا ہے۔ اس کی علامتوں میں وزن کا مسلسل گرنا شامل ہے

کلکیریا کارب
ہڈیوں کے کینسر میں بہت مفید دوا ہے۔ نیز ایسے کینسر جو دوسری جگہ منتقل ہوں۔ اس کی خاص علامت جسم میں اچانک طاقت کا ختم ہونا ہے۔

ایگزالک ایسڈ
ہڈیوں کے کینسر میں بہت مفید ہے۔ شدید دردوں میں آرام بخشتی ہے۔

متفرق دوائیں

سٹیفی سیگریا
جذبات اور غصہ کو ضبط کرنے کے نتیجہ میں جو تکلیفیں پیدا ہوں اور بعض اوقات اندرونی بیماریاں پیدا ہوکر کینسر میں تبدیل ہو جائیں۔ اس میں حالات کا مشاہدہ بہت اہم ہے

نائٹرک ایسڈ
ہر قسم کے کینسر میں کارآمد ہے۔ اگر کٹے پھٹے خوفناک زخم اور خون رسنے کی علامات بھی پائی جائیں۔

آرسنک البم
اسے عام طور پر یتھیڈین کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آخری لمحات میں جب شدید تکلیف اور بے چینی ہو تو اسکی ایک خوراک اونچی طاقت میں سکون پہنچاتی ہے۔

ٹرینٹولا کیوبنس
کینسر کے آخری لمحات میں جب مریض تکلیف سے بے حال ہو۔ دردیں جو قابو میں نہ آئیں، اس وقت اس کی چند خوراکیں سکون پہنچاتی ہیں۔

وسکم البم
تازہ تحقیق کے مطابق یہ دوا ہر قسم کے کینسر کو روکنے میں مفید پائی جاتی ہے

مردوں کے جنسی امراض

۱۔ اگریکس
مردوں اور عورتوں میں بھی جنسی تعلق کے بعد مختلف موجود عوارض کی علامات ابھر آتی ہیں۔ اس کے بعد جماع کے نتیجہ میں جو طبعی کیفیت اخراج کے وقت ہوتی ہے۔ بعض اوقات جماع کی خواہش بڑھ جاتی ہے تحریک کے نتیجہ میں بھی یہی ہوتا ہے نیز اس دوران پیشاب کی نالی میں جلن محسوس ہوتی ہے انسان محسوس کرتے ہیں کہ اس کا فقدان ہوتا ہے گویا یہ فعل جنسی لذت سے عاری ہوتا ہے، بعض اوقات عضو بالکل سکڑا ہوا اور فوطے بھی بہت سکڑے ہوئے پر ذرد۔

۲۔ ایگنس کاسٹس
مردانہ کمزوری اگیریکس کی طرح اور اجابت کے بعد گاڑھا مواد پیشاب کی راہ سے خارج ہوتا ہے۔

۳۔ ایلومینا
نامردی اور احتلام۔ پروسٹیٹ غدود سوج جاتے ہیں، جنسی خواہش کم ہو جاتی ہے یا ختم ہو جاتی ہے، اعضاء تناسل کی کمزوری، لقوے جیسی فالجی کمزوری، قضائے حاجت مشکل سے اور پروسٹیٹ غدود سے رطوبت نکلتی ہے۔ رات کو تکلیف دہ ایستادگی۔ اگر رطوبت خارج ہو تو اس میں درد۔ سوزاک کی رطوبت مدت تک وقفے وقفے سے جاری رہی ہو۔